دین اسلام کے ساتھ یہودیت اور عیسائیت کی وحدت کے باطل نظریات کا رد

تالیف

فضیلۃ الدکتور/ بکربن عبداللہ أبوزید رحمہ اللہ

اردو ترجمہ
فضیلۃ الشیخ /ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مراجعہ
شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

ناشر
مکتب تعاونی برائے دعوت وارشاد وتوعیۃ الجالیات ربوہ
ریاض- مملکت سعودی عرب

islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین ، الذی ھدانا الصراط المستقیم ، صراط الذین انعم اللّٰہ علیھم ، فاکملہ ۔ سبحانہ ۔ لنا واتمہ ، واتم بہ علینا النعمۃ ، ورضیہ لنا دینا ، وجعلنا من اھلہ وجعلہ خاتما لکل الدین وشرعۃ ، ناسخا لجمیع الشرائع قبلہ ،وبعث بہ خاتم انبیائہ ورسلہ محمدا ﷺ : وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصاکم بہ لعلکم تتقون [الانعام/۱۵۳]، وجعل نھایتہ: رضوان اللّٰہ والجنۃ ﴿ قد جاء کم من اللّٰہ نور وکتاب مبین۔ یھدی بہ اللّٰہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ویخرجھم من الظلمات الی النور باذنہ ویھدیھم الی صراط مستقیم ﴾ [المائدۃ/۱۵،۱۶]. ﴿ وعد اللّٰہ المؤمنین والمؤمنات جنات عن تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ومساکن طیبۃ فی جنات عن ورضوان من اللّٰہ اکبر ذلک ھو الفوز العظیم ﴾ [التوبۃ/۱۷۲، وجعل الذلۃ واصغار علی من خالف امرہ: ﴿افغیراللّٰہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات والأرض طوعا و کرھا والیہ ترجعون﴾ [آل عمران:۸۳]

ہرقسم کی حمد وثناء اللہ کے لئے ہے۔ جوکل کائنات کا خالق ہے۔اسی نے ہمیں اپنے لطف وکرم سے صراطِ مستقیم پر گامزن کیا۔یہی صلحاء کا طریقہ ہے۔جن کو اس ذاتِ اقدس نے اپنے انعام واکرام سے نوازا ہے۔اورہمیں بھی اپنے ان گنت احسانات ولاتعداد نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔اور ہمارے لئے دینِ اسلام کو پسند فرمالیا۔اورہمیں امتِ وسط۔شہداء علی الناس کے اعزاز سے شرف بخشا اور تمام سابقہ شریعتوں کو منسوخ قرار دیا۔اسی ذات حق نے امام الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ کو بشارت دی۔کہ آپ لوگوں کو آگاہ کردیں، کہ یہی دین، دینِ اسلام میرا راستہ ہے۔جو فی الحقیقت دینِ مستقیم ہے، یہ اللہ کا تاکیدی حکم ہے کہ اسی دین پر قائم رہو۔اس کے سوا کسی اور دین پر نہ چلو۔ورنہ دوسرے ادیان آپ ﷺ کو دینِ حق سے دور لے جائیں گے۔اوراس کے ساتھ ساتھ تقویٰ وپرہیزگاری اپنے لئے لازم کرلو۔یہی اس مقدس دین کی اساس ہے اوراسی میں اللہ کی رضا اور خوشنودی ہے اور یہی اس کا مطلوب ومقصود ہے۔

رب کائنات نے فرمادیا ہے۔کہ تمہارے پاس میری طرف سے نورِ ہدایت اور واضح کتاب آچکی ہے۔جو طالبین حق کو سلامتی اور کامیابی کی راہ پر چلاتی ہے۔اور ایسے ہی لوگ اپنے ربّ کی توفیق سے ظلم وکفر کے اندھیروں سے نکل کر ایمان کی روشنی میں آجاتے ہیں۔اللہ کا ارشاد ہے: کہ ایماندار مردوں اور عورتوں سے اللہ نے جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔اور صاف ستھرے۔پاکیزہ محلات ان کے مساکن ہوں گے۔جو ہمیشگی والی جنت میں ہوں گے۔اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔اللہ کا ارشاد ہے: کیا وہ لوگ اللہ تعالی کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں۔حالانکہ تمام آسمانوں والے اور زمین والے سب اسی کی فرمانبرداری میں لگے ہوئے ہیں۔خوشی ناخوشی میں سب اسی کے تابع فرماں ہیں۔اور بالآخر اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔

پہلا طبقہ یہود کا:

ہم دینِ حق سے بد کے ہوئے لوگوں کے راستے پر چلنے سے اللہ کی پناہ کے طالب ہیں۔جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔وہ بدنصیب ونامراد یہودی ہیں۔اسلام نے انہیں امتِ مغضوب قرار دیا ہے۔جو انتہائی گھٹیا حرکات وعادات کا ارتکاب کرنے والے ہیں۔یہ جھوٹ بولنے والے' بہتان تراش' حیلے باز' انبیاء کے قاتل' حرام خور' سود ورشوت کی لعنت میں گرفتار، دلی طور پر خبیث الفطرت' اللہ کی رحمت سے دور اور اللہ کے عذاب وعقاب میں جکڑے ہوئے ان کی خصلت میں بغض وعناد' ان کا دین دشمنی وکینہ وحسد کی تصویر اوران کے گھر جادو' حیلہ بازی کا ٹھکانہ ومقام ہیں اپنی سرکشی وکفر میں ایسے مدہوش ہیں۔انہیں کسی خوف وخطرہ کا احساس وادراک نہیں کہ یہ کس کی مخالفت کررہے ہیں۔انبیاء کی تکذیب وتضحیک ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔حالانکہ یہ عمل حرام ہے۔اہل ایمان کے بارے میں رشتہ داری' عہد وپیمان کی پرواہ نہیں کرتے۔ان کے پاس اگر کوئی حق وصداقت' شفقت ومہربانی اور عدل وانصاف کی بات لے کر آئے تو یہ اسے اپنا دشمن خیال کرتے ہیں۔ان کے ہاں اطمینان

وامن، اخلاص ومحبت کی کوئی وقعت نہیں۔ بلکہ یہ خبیث وذلیل عادات کو پسند کرتے ہیں۔ان کے نزدیک عقل مند ودانا وہ ہے۔ جو سب سے بڑا کمینہ ورذیل ہو۔انصاف کی بات تو یہ کہ قومِ یہود میں کسی سلیم الفطرت شخص کا ملنا ناممکن ہے۔ دنیا میں یہ قوم تنگ نظر، بدفطرت، تاریکی ظلمات میں ڈوبے ہوئے، ان کے برتن بدبودار اور یہ خود معاشرے میں کمینہ خصلت وجبلّت کے پیکر، انتہائی ڈرپوک، شرفِ انسانیت سے عاری، احسان وتحفے کا بدلہ شقاوت وعداوت سے دینے والے۔ان کے ظاہر وباطن میں کھلا تضاد پایا جاتا ہے۔ایسی قوم میل ملاپ، دوستی اور راہ ورسم کے لائق نہیں۔ان سے دوستانہ تعلقات رکھنا اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

دوسرا طبقہ:

جو گمراہی میں ڈوبا ہوا ہے۔اور عیسائیت کا پرچار کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ وہ بدبخت ٹولہ (عیسائی) ہے۔ جو اللہ پاک پروردگار، وحدہٗ لاشریک ذات کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کو بھی اللہ کی بادشاہت میں شریک ٹھہراتا ہے۔ یہ خود صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ خالقِ کائنات کی ذات مقدس کے بارے میں ان کی زبانوں سے نازیبا کلمات کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ان کے یہ مکروہ کارنامے تاریخ انسانیت میں محفوظ ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔عدل کی میزان میں یہ قوم بھی شرفِ انسانیت سے گر چکی ہے۔اور انتہائی ذلت وپستی میں گر چکی ہے۔اللہ کی ذات کے بارے میں ایسے قبیح کلمات زبان سے نکالنا ناجائز وحرام ہے۔ جبکہ یہ احمقوں کا ٹولہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور ان کی والدہ محترمہ مریم علیہا السلام کو اللہ کی بیوی قرار دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک یکتا وبے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے۔ وہ اکیلا ویکتا ہے اس کا کوئی ہمسر وبرابر نہیں ہے۔ جبکہ یہ قوم اللہ کو ہر کسی سے بڑا تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔انہوں نے اللہ کی ذات کے بارے میں ایسے غلیظ کلمات کہے ہیں۔جس سے زمین وآسمان پھٹ جائیں۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ان لوگوں کے عقیدے کے بارے میں جو کچھ بھی کہا جائے کم ہے۔ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت وجلالت والی کرسی سے اتر کر اپنی بیوی مریم سے جو کیا سو کیا۔ اللہ کی لعنت ہو ایسے کاذبین وکافرین پر، جو عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے درپے ہوئے۔ یہ ان کا دین ہے۔صلیب (کراس ✠) کی عبادت کرنا۔ دیواروں پر نقش تصویریں جو سرخ وزرد رنگ والی ہوتی ہیں۔ان کے سامنے یہ دعائیں کرتے ہیں۔اور کہتے ہیں: اے ہمارے اللہ (معبود) کی والدہ ہمیں رزق دے، ہمارے گناہ معاف کردے۔ہم پر رحم وکرم فرما، ان کا دین یہ ہے کہ شراب پینا۔ خنزیر کا گوشت کھانا۔ ختنے نہ کروانا۔ گندگی کی عبادت کرنا۔ ہاتھی مچھر وغیرہ یہ لوگ چیزوں کو حلال مانتے ہیں۔ان کا پوپ، بشپ جس کو حلال کہہ دے وہ حلال ہے۔اور جس کو حرام کہہ دے وہ حرام ہے۔ دین وشریعت بس وہی ہے۔ جو بشپ کہہ دے۔ وہی ان کے گناہ معاف کرتا ہے۔اور وہی جہنم سے ان کو نجات دلائے گا۔

تیسرا طبقہ:

ہم اللہ پاک سے اس کی پناہ کے طلب گار ہیں۔ ہر اس گمراہ انسان سے جو بتوں، آگ، شیطان کی عبادت کرتا ہو۔اور جو بے دین ہو۔اور ان مبلغین کی ضلالت پر مبنی دعوت وتبلیغ سے بھی ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جو اللہ کے برگزیدہ رسولوں کی شریعتوں، آخرت وبعث بعد الموت کا انکاری ہے۔اور جو دینِ اسلام کو حق نہ مانے۔اور جو مالک ارض وسماء کے دین کا باغی ہے۔اور جو عبادت وتوحید کا اظہار وبیان نہ کرے۔ جیسے عابدین، مؤحدین عبادت، توحید کا اقرار واظہار کرتے ہیں۔

چوتھا طبقہ:

مجوسی: یہ قوم دینِ حق کی عظمت وشرف سے بے نیاز، مقدس رشتوں کو مجروح کرنے والے۔اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھانے والے، اپنی خالاؤں اور پھوپھیوں سے بدکاری کرنے والے۔پستی کے غار میں اوندھے گرے ہوئے ہیں۔ گانا بجانا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔موسیقی کے شیدائی۔ شراب نوشی۔ مردار کھانا ان کا دین ہے۔ آگ جلا کر اسے اپنا معبود سمجھ کر اس کو سجدہ کرنا اور شیطان کو اپنا جگری دوست سمجھنا۔ یہ ہے تعارف وپہچان اس بدبخت وبدنصیب قوم کی۔ جو آدم علیہ السلام کی اولاد میں مذہب ودین کے لحاظ سے بدترین وخبیث قوم ہے۔

پانچواں طبقہ:

یہ زنادقہ وصابئہ ہیں۔ یہ بھی بے دین، مذہب کے اعتبار سے مُلحد فلاسفہ ہیں جو نہ تو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی فرشتوں، کتابوں اور رسولوں کو مانتے ہیں۔ یومِ جزا وسزا کے بھی منکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دن کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور اس کائنات کی ابتداء وانتہاء کو بھی نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک کائنات کا کوئی رب نہیں ہے۔ جو کلی اختیار کا مالک ہے۔ ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والا۔ جو چاہے سو کرے، ہر شئے کا علم رکھنے والا، امر ونواہی کا حکم دینے والا، دنیا کی ہدایت کے لئے رسولوں کو مبعوث کرنے والا اور کتابیں نازل کرنے والا نیکی پر ثواب اور برائی کا ارتکاب کرنے پر سزا دینے والا، بلاشبہ یہ سارے امور کا مالک وخالق اللہ ہی ہے ان کے نزدیک مفکّروں، دانشوروں نے جو کچھ بتادیا وہی دین ہے۔ یہ مفکّرین بھی انہیں میں سے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ نو (۹) افلاک (وآسمان) دس (۱۰) عقلیں، چار ارکان ہیں۔ انہوں نے کائنات کی جو ترکیب وترتیب بنائی اور بتائی ہے یہ پاگلوں، جاہلوں اور دیوانوں کا نظریہ تو ہوسکتا ہے۔ حقائق، اور عقل وشعور اسے تسلیم وقبول نہیں کرتے

پس ہم اللہ ہی کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہیں۔ جن نے ہمیں اس گمراہی وضلالت، اور تاریکی وظلمت سے بچایا، اور ان سب شیطانی راستوں پر چلنے سے محفوظ رکھا۔ ہم تو ہر وقت اس دعا کو سہارا بنائے ہوئے ہیں۔ کہ اے ہمارے خالق ومالک ہمیں ان لوگوں کے راستے پر نہ چلا جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔ یقیناً یہ یہودی ہیں۔ اور جو لوگ گمراہ ہوئے اور انہوں نے صراطِ مستقیم کو چھوڑ دیا اور گمراہی وتباہی کا شکار ہوئے، بلاشبہ یہ عیسائی ہیں۔ اور ایک گروہ جو بے دین ہے وہ زندیق وملحد ہیں یہ بھی راہِ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں، ہمارے مالک ہمیں ان لوگوں کے راستے پر بھی نہ چلا۔ اور جو ان کے جانشین اور پیروکار ہیں وہ کمیونسٹ ہیں۔ جو بدنصیب اللہ رب العالمین کے وجود کے منکر ہیں۔ لہٰذا جو کوئی بھی ان کی راہ پر چلا وہ بھی بدترین مخلوق ہے۔ اور مجوس کا راستہ بھی ہلاکت وخباثت کا مجموعہ ہے۔ اور یہ لوگ بھی عقیدے کے لحاظ سے ناکارہ ہیں۔ یہ بتوں کے بھی پجاری ہیں اور مشرک ہیں۔ انبیاء سے بغض وعداوت رکھنے والے اور ان کی دعوت ورسالت کی تکذیب کرنے والے ہیں۔

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جس نے ہمیں ان تمام شیطانی راستوں سے بچا کر ہمیں اسلامی شریعت کی دولت عطا فرمائی۔ جو حکمت ونصیحت، باہمی الفت ومحبت اور مواعظ حسنہ کی دعوت ہے۔ جو عدل وانصاف اور احسان کی تلقین کرتی ہے۔ شریعتِ اسلامی، عریانی، فحاشی، منکرات، ظلم وزیادتی، بغاوت وسرکشی سے روکتی ہے۔ جس کی بدولت اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ان گنت انعامات واحسانات سے نوازا اور ہمیں تمام امتوں پر شرف وبندگی اور فضیلت وفوقیت عطا کی۔ ہم اسی ذاتِ برحق کے شکر گزار ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس صراطِ مستقیم پر قائم ودائم رکھے۔

اور میں علی الاعلان گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے۔ اس کی ذات وصفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ بلند وبالا ہے۔ وہ ہر باطل وکاذب کی لغویات سے پاک ومنزّہ ہے۔ مخلوق میں جو اس کا شریک بناتا ہے ایسے ہر مشرک کے شرک سے بھی وہ پاک ہے۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

کہ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا۔ اور نہ کوئی دوسرا معبود ہے۔ ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لئے لئے پھرتا۔ اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا۔ اللہ اپنی ذات وصفات میں یکتا وبے نیاز ہے۔ اور وہ ہر غیب وحاضر کو جاننے والا ہے۔ اور یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اس سے وہ بالاتر ہے۔ [المؤمنون: ۹۱-۹۲]

اور میں ببانگ دہل گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پوری انسانیت ومخلوق میں سے برگزیدہ وافضل اور وحی الٰہی کے امین ہیں۔ اور اللہ کے سفیر وقاصد ہیں۔ بندوں کا تعلق اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے والا دین وشریعت لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔ جس میں دلائل وبراہین اظہر من الشّمس ہیں۔ اور آپ ﷺ کل کائنات کے انسانوں، جنوں، عربیوں، عجمیوں، شہریوں، دیہاتیوں کی طرف حق کی دلیل بن کر آئے ہیں۔ وہ نبی ﷺ جس کی صداقت ورسالت کی پیشگوئیاں پہلی آسمانی کتابوں میں موجود ہیں۔ جس کے بارے میں ہر نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو خبر دی۔ ابوالبشر آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک سب

انبیاء علیہم السلام نے آپ کا ذکر خیر بیان کیا۔عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا قول قرآنِ کریم نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ جناب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا: لوگوں میرے بعد جو رسول آرہاہے اس کا نامِ نامی اسمِ گرامی احمد ہے۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

اس کے بعد علمائے اسلام نے تحاریر وتقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔ان کی قلمیں جہادی تلواریں ثابت ہوئیں۔مختلف علاقوں،ملکوں میں علمائے حق نے دعوت الی اللہ اور تفقہ فی الدین کے ذریعے امت کو بیدار وہوشیار کیا۔ان کے مدِ مقابل جب زندیقوں،ملحدوں، جاہلوں اور فلاسفہ کی یلغار عام ہوئی۔تو علمائے اسلام نے دلائلِ قاطعہ کے ساتھ ان کا ردّ کیا۔اور ان تمام باطل وناقص اور بودی دیواروں کے سامنے ایک مضبوط بند باندھ دیا۔جس کی بناپر تمام جدید وقدیم فتنوں کا سدِّ باب کیا۔اور جب سیکولرازم،سوشل ازم،ماڈرن ازم،مغربی تقلید کا شوروغوغا بلند ہوا۔اور غزوۂ فکری ومعنوی جو تمام قدیم وجدید طریقوں کے ساتھ رونما ہوا۔مسلمانوں کے لئے ظاہری لحاظ سے بہت بڑی آزمائش تھی۔جو اسلام ومسلمانوں کے لئے ایک خوفناک دشمنی کی صورت میں سامنے آگئی۔یہ لوگ جب میدانِ کارزار میں مسلمانوں کے مدِّ مقابل آن کھڑے ہوتے ہیں۔تو انتہائی ڈھٹائی وبے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان ناپاک سازشوں پر ان کی دیدہ دلیری قابلِ صد افسوس ہے۔طعنہ زنی کرنا۔اپنی زبانوں سے ایسی ہمفوات بکنا اور پھر یہ سمجھ لینا کہ وہ دینداروں اور اسلام میں فساد برپا کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔اور دین اسلام کے مضبوط ترین قلعے کو مسمار کردیں گے۔ایسے افراد کو دین دشمنی اور تضحیک نے شرفِ انسانیت سے یکسر محروم کردیا۔پھر بھی ان کی ضد وہٹ دھرمی کا ستیاناس ہو کہ یہ لوگ اپنی ناپاک سازشوں کو کامیاب کرنے میں لگے رہے۔کہ کسی طریقے سے دین کے شیدائیوں کا گلا دبادیں۔اور مسلمانوں کو کمزور کردیں۔اور انہیں مرتد وکافر بنادیں۔اور مسلمان پھر کبھی اسلام کی طرف رُخ نہ کریں۔اسی بنا پر حق وباطل کے معرکوں کا آغاز ہوا۔

وَ لاَ یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا

یہ لوگ تم سے لڑائی کرتے رہیں گے۔یہاں تک کہ اگر ان سے ہوسکے تو تمہیں دین سے مرتد کردیں۔[البقرۃ ۲۱۷]

وَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ کَمَا کَفَرُوْا فَتَکُوْنُوْنَ سَوَآء

وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرنے لگو جیسے وہ خود کافر ہیں۔پھر تم سب یکساں وبرابر ہوجاؤ۔[النساء:۸۹]

اسی بنا پر یہود ونصاریٰ نے اس راستے کا انتخاب کیا (**نظریہ مخلوطِ ادیان**) کہ تمام ادیان کو باہمی مخلوط کردیں یعنی یہودیت،عیسائیت اور اسلام کو ملادیا جائے۔شیطان کیسی کیسی سازشیں انہیں بتاتا ہے۔حالانکہ یہ لوگ جن ادیان پر ہیں (یہود ونصاریٰ) وہ بدلا ہوا منسوخ شدہ دین ہے۔اور انہوں نے کیسا دوستی کے روپ میں بیج بویا۔جو ہر کونے میں ہر گوشے میں ہر بستی وشہر میں کسی حد تک سرایت کرگیا۔اور اسلام کا بنیادی واساسی عقیدہ۔دوستی اور دشمنی کا اسلامی معیار باقی نہ رہا۔اور نہ ہی عبادات میں یہ خیال رکھا گیا کہ مخلوق کی عبادت غلط ہے یا صحیح اور مسلمانوں کو پھر مجبور ہونا پڑا۔کہ ان کفار کے مشنری اداروں اور ان کی خود ساختہ فلاحی تنظیموں وملکوں سے بھیک مانگیں۔اس طاغوتی ٹولے نے اجتماعات وکانفرنسز کا سلسلہ شروع کیا۔ایجنسیاں بنائیں۔نام نہاد علمی مذاکرے کروائے۔خفیہ واعلانیہ طور پر ان کی سازشیں بہت گہری تھیں کیونکہ یہود ونصاریٰ اور ملحدین کا معاملہ تو واضح ہے۔ان کی چالوں اور سازشوں کا راز جب فاش ہوگیا۔تو انہیں بھاگنے اور میدان چھوڑنے کی سوجھی۔پھر ان کو یہودیت وعیسائیت کی ترویج واشاعت میں بڑی دقت پیش آئی۔پھر انہوں نے دعوت کا دائرہ مزید وسیع کرکے ایک اور ترکیب بنائی۔کہ انہوں نے غریب علاقوں میں لوگوں کی غربت وجہالت اور ان کی نادانی سے فائدہ اٹھایا۔اس سلسلہ میں اپنی دعوتی کتب ورسائل کی ترسیل پر پوری قوت صرف کردی نتیجتاً بہت سے غریب مسلمان اس نظریہ مخلوطِ ادیان کے جال میں پھنس گئے اور اس نظریہ کو اپنے دل ودماغ میں بٹھالیا۔پھر اس کی اشاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے کفار کی بولیاں بولنے لگے۔اور ان کی نمائندگی کرنے لگے۔

یہ مسلمان کب تک یہود ونصاریٰ کے غلام بنے رہیں گے اور کب تک دینِ اسلام سے رُوگردانی کرتے رہیں گے۔مسلمانوں کا ان کی باتوں کو ماننا اور ان کی دعوت پر لبیک کہنا اور ان کو اپنے ملکوں میں مدعو کرنا اور یہود ونصاریٰ کے لئے راہ ہموار کرنا اور ان کی کتب ورسائل کو پھیلانا درحقیقت اسلام سے دور اور بیگانہ کرنے کی سازش ہے۔حالانکہ وہ غیر مسلم ہیں۔اور اپنے رسائل کو اس لئے بروئے کار لاتے ہیں تاکہ مسلمانوں پر یہودیت اور عیسائیت کا رنگ چڑھا کر انہیں یہودی وعیسائی بنالیں۔حالانکہ بعض مسلمان اس حد تک بھٹک گئے۔کہ انہوں نے قرآن،توراۃ،انجیل کو چھپوا کر ایک غلاف میں رکھ دیا۔ان نادان مسلمانوں کے ہاتھوں اسلام کو اس قدر

نقصان پہنچا اور نظریہ باطلہ کو ایسا فروغ ملا، کہ مسجد، گرجا گھر، معبد خانہ ایک جگہ بنائے گئے۔ یونیورسٹیز، ایئرپورٹس، اور عام جگہوں پر اوراس کی خوب تشہیر کی گئی۔

اے مسلمانو! تمہارا کیا حال ہے؟ کچھ عقل وشعور سے کام لو، قرآن پاک کا مطالعہ کرو۔ جو اس نظریۂ باطلہ کی دھجیاں اڑاتا ہے۔ اوران باطل پرستوں کی چالاکیوں، عیاریوں، اور سازشوں سے باخبر کرتا ہے۔ توبہ کرو اس نظریۂ کاذبہ کو چھوڑ دو اور اپنی دنیا وعقبٰی کو برباد نہ کرو ورنہ میدانِ حشر میں انہیں باغیوں میں شمار کئے جاؤ گے۔

اے علمائے اسلام اس نظریہ کے بارے میں تمہارا کیا جواب ہے؟؟

جواب پیشِ خدمت ہے:

بیشک یہ نظریہ قائم ہوا اور مشہور بھی ہوا۔ اس لئے سوال کرنا بھی ضروری اور جواب دینا بھی ضروری ہے ہر اس شخص کو جو کچھ عقل وشعور، سوجھ بوجھ رکھتا ہے۔ اور کچھ علم سے لگاؤ رکھتا ہے۔ اور اللہ نے دینِ اسلام کی کچھ بصیرت بھی بخشی ہے۔ اور یہ اللہ کے حقوق میں سے ہر مسلمان پر ایک حق ہے۔ یہ بدفطرت اللہ ورسول کے بارے میں طعنہ زنی کرتے ہیں۔ جبکہ کفار کے خلاف یہ جہاد کا سب سے بڑا دروازہ ہے۔ یہ جبھی ممکن ہوگا۔ کہ دلائل قاطعہ اور براہین صادقہ، نیز اعمال وافعال اور تیر وتفنگ کے ساتھ ان کو للکارا جائے۔ ورنہ ایمان کی حیثیت ایک رائی کے دانے کے برابر بھی نہ ہوگی۔ اللہ کا حکم کیا خوب راہنمائی کرتا ہے۔ کہ تم سب متحد ہو کر ایک ہو جاؤ۔ یہ جبھی ممکن ہوگا۔ جب تم کتاب اللہ کو پڑھو۔ سمجھو اور اس کا فہم وادراک حاصل کرو۔

صاحبِ کتاب نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان سوالوں کا جواب حجت ودلائل اور بیان وبراہین کے ساتھ دوں۔ بنابریں میں نے تین مقامات میں تحریر کیا ہے۔

پہلا مقام: اس نظریہ کی تاریخ کب شروع ہوئی۔ اور کیسے واقع ہوا۔ اور وہ سازشیں معلوم کر سکیں جو جدید وقدیم دور میں ہوئیں۔ تاکہ سوال کا خاکہ پورے طور پر ذہن میں سما جائے۔

دوسرا مقام: اس مقام کا جواب اجمالاً دیا جائے۔

تیسرا مقام: جواب دیا ہے کہ اس نظریہ کا پھیلاؤ کس طرح ہوا اور اس کی تفصیل کہ اسلامی اصولوں کے مطابق اس نظریہ کے بارے میں ہمارا عقیدہ کیا ہونا چاہئے اور اس نظریہ مخلوط کو ترک کرنا کیوں ضروری ہے۔

پہلا مقام:

اس نظریہ کی تاریخی حیثیت کیا ہے۔ اور یہ کب شروع ہوا۔ اور اس کا مداوا وسدِّ باب کیا ہے۔ یہ نظریہ یہود ونصاریٰ کا ہے۔ یہ تو علامات ونشانیوں وطریقوں کی وجہ سے نیا ہے۔ اس وجہ سے ہر جگہ مسلمانوں میں مکمل طور پر یہ نظریہ وفکر سرایت کر چکا ہے۔ اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمانوں سے اسلام کی دولت چھین لی جائے لیکن فی الحقیقت یہ نظریہ پرانا وقدیم ہے۔ اور یہود ونصاریٰ اور ان کے گروہوں کی چالیں ہیں۔ اور یہ سب اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دشمن بن کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر ہم تلاش کریں تو یہ تاریخی مراحل وادوار سے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ نظریہ ایک عرصۂ دراز سے چلا آ رہا ہے۔

یہ نظریہ چار مراحل پر مشتمل ہے

پہلا مرحلہ: رسول کریم ﷺ کا دور!

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس ومحکم کتاب میں یہود ونصاریٰ کی چالیں وسازشیں جو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کی گئیں اور ان کو اسلام سے بیگانہ کر کے کفر وشرک کی طرف پلٹانے کی کوششیں کی گئیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ان اہل کتاب کے اکثر لوگ حق واضح ہو جانے کے باوجود محض حسد وبغض کی بنا پر تمہیں ایمان سے ہٹانا چاہتے ہیں۔تم معاف کرو اور چھوڑ دو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے۔یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔[البقرۃ:۱۰۹]

وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ، بَلٰى ۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود ونصاریٰ کے سوا اور کوئی نہیں جائے گا۔یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں۔ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔سنو! جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دے بے شک اس کو اس کا رب پورا بدلہ دے گا۔اس پر نہ کوئی خوف ہے نہ غم اور نہ کوئی اداسی ہوگی۔[البقرۃ:۱۱۱-۱۱۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم یہودونصاریٰ بن جاؤ۔تو ہدایت پا جاؤ گے۔تم کہو بلکہ صحیح راہ پر ملتِ ابراہیمی والے ہیں اور ابراہیم (علیہ السلام) خالص اللہ ہی کے پرستار تھے۔اور وہ مشرک نہ تھے۔[البقرۃ:۱۳۵]

اس طرح کی بے شمار آیات قرآن مجید میں موجود ہیں۔جو مسلمان پڑھتے ہیں۔تاکہ وہ کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں کے مکروفریب سے بچ جائیں۔لیکن وقتی طور پر یہ فتنہ دب چکا تھا۔لیکن جوں ہی خیرون القرون یعنی بہترین دور ختم ہوا تو انہوں نے سر اٹھالیا۔

دوسرا مرحلہ: خیرالقرون کا زمانہ گزرنے کے بعد اس فتنہ اور باطل نظریہ نے سر اٹھایا

ایک بار پھر انہوں نے اپنی سازشیں، مکاریاں اور عیاریاں شروع کیں۔نادانوں اور جاہلوں کو بیوقوف بنایا کہ ملتِ یہود، ملتِ نصاریٰ اور ملتِ اسلام یہ اسی طرح ہیں۔جس طرح مسلمانوں میں چار فقہی مذاہب ہیں۔اور ان سب کا راستہ اللہ تعالیٰ ہی طرف جاتا ہے۔ (الفتاویٰ ۴/۲۰۳)

اس طرح شبہات پیدا کئے گئے اور ذو معنیٰ باتیں کہی گئیں۔اور دلائل کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا تاکہ مسلمان وہم وشک میں پڑ جائیں۔اور دینِ اسلام سے بیگانہ ہو جائیں۔مسلمانوں کو بڑے بڑے لالچ دیئے گئے۔اور بڑے بڑے پُر فریب القابات سے انہیں نوازا گیا پھر ایسے داعی ومبلغ میسر آئے جو یہ عقیدہ اعتقاد رکھتے تھے

وحدۃ الوجود، اتحاد، الحلول

یہ عقیدہ رکھنے والے اسلام کے دعویدار بننے لگے۔حالانکہ یہ مُلحِد صوفیا ہیں۔جو مصر، شام، فارس اور عجم کے علاقوں میں پائے گئے۔اور غالی قسم کے روافض (شیعہ) مالک ووارث بنے۔اور ان کے علاوہ بعض لوگوں کا یہ حال ہوا کہ ملحدین نے یہود ونصاریٰ بننے کو جائز قرار دیا۔بلکہ کچھ تو ایسے ہیں۔جو یہودی وعیسائی ہونے کو فوقیت وفضیلت دیتے ہیں۔اسلام کو پسِ پشت ڈال کر یہ بہت بڑی غلطی وجرم کے مرتکب ہوئے۔یہ اس لئے ہوا کہ ان لوگوں پر فلسفہ غالب آ گیا۔پھر ان لوگوں میں سب سے افضل وہ محقق ہیں۔جو عقیدہ حلول واتحاد کے مبلغ ہیں۔حالانکہ یہ عقیدہ کفریہ، شرکیہ اور ارتدادیہ ہے۔شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں ان کے ملحدانہ عقیدے کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔(الفتاویٰ: ۴/۲۰۳-۲۰۸، ۱۴/۱۶۴-۱۶۸، ۲۸/۵۲۳، ۱/۹۸-۱۰۰-۲۶۸ اور ص ۲۸۲-۲۸۳) میں ردّ موجود ہے امام موصوف نے ان مرتدین اور ان کے ملحدانہ نظریے کا قلع قمع کر کے حق ادا کر دیا۔اور اس کفریہ عقیدے کی دعوت جو علمائے اسلام کے مقابل تھی۔اور بلاشبہ یہ دعوت اسلام کے خلاف کفر وارتداد کی راہ ہے۔اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا جو اسلامی مؤقف تھا وہ ہمیشہ قائم ودائم رہے گا۔۔اور ان کے علاوہ مسلمان محققین نے غالی وفاسق قسم کے لوگوں کو قوت ودلائل سے ردّ کیا۔جیسا کہ (حلاّج حسین بن منصور مقتول ۳۰۹ھ) اور ابن عربی محمد بن طائی کی کتاب ''الفصوص''، عقیدہ وحدت الوجود رکھنے والا یہ شخص متوفی ۶۳۸ھ اور ابن سبعین متوفی ۶۹۹ھ اس کے علاوہ اور بہت سے لوگ کفریہ عقیدہ رکھنے والے ہیں۔یہ عقیدہ کفریہ وشرکیہ ہمارے دور میں پروان چڑھا۔ملحد لوگ اس عقیدۂ ارتدادیہ کی طرف اپنی نسبت کرنے کو باعثِ افتخار سمجھتے ہیں۔اس کو زندہ وقائم رکھنے کے لئے اپنی جمع پونجی کو خوب لٹاتے ہیں۔لہٰذا اس عقیدۂ سوء

سے ہر خاص وعام کو بچانا اور خبر دار کرنا علمائے حق کی اولین ذمہ داری ہے۔ جسے تسلسل کے ساتھ ساتھ مدلل بھی ہونا چاہئے تا کہ اسلام کا دفاع اور اس کی سربلندی کا حق ادا ہو سکے۔ تا کہ ان کے اثر اور ان کے شیطانی منصوبوں کا پردہ چاک کیا جا سکے۔

تیسرا مرحلہ: جو تقریباً چودھویں صدی کے اوائل میں شروع ہوا

ایک عرصہ دراز تک لوگوں کے دلوں میں یہ تباہ کن سازشیں پوشیدہ رہیں۔ جو اسلام کا برائے نام دعویٰ کرتے اور دلوں میں کفر والحاد چھپاتے رہے۔ بالآخر انہوں نے ایک تنظیم ماسونیہ (فری میسن) بنائی۔ یہ تنظیم بین الاقوامی سطح پر متعارف کرائی گئی۔ جو یہودیوں کے زیر انتظام تھی۔ جس کا مقصد کفر والحاد کی تشہیر و تکمیل تھا۔ جس کا مقصد پس پردہ تین ادیان کا پرچار کرنا تھا۔ اور اسے پھیلانا مقصود تھا۔ اور پھر ایک پُرفریب نعرہ بلند کیا۔ کہ مذہبی و دینی تعصب چھوڑ دو۔ کیونکہ اللہ کو ماننے والے سب مؤمن ہیں۔ اور ان کی پرفریب دعوت کا شکار ہونے والا ترکی میں سب سے پہلا آدمی جمال الدین افغانی تھا۔ جو اسی ابلیسی راہ پر چلتا ہوا مردار ہوا (۱۳۱۴ھ) [كتاب صحوٰ الرجل المريض لموفق بني المرجه ص/٣٤٥ و كتاب جمال افغاني الميزان] اور اس کا شاگرد محمد عبدہٗ بن حسن ترکمانی متوفی ۱۳۲۳ اسکندریہ میں۔ محمد بن عبدہٗ نے اپنی کوشش ومساعی سے ایک جماعت بنائی جس کا قائد میرزا ایرانی تھا۔ جو اوّلاً عیسائی تھا۔ بعد میں مسلمان ہو گیا۔ اس کی دعوت پر لبیک کہنے والے کئی ایک جمال الدین ہیں۔ اسی طرح یہی سوچ وفکر رکھنے والے نے ایک جماعت بیروت میں بنائی بنام جمعية التاليف و التقريب جن کا مقصد بظاہر تین ادیان کو آپس میں قریب کرنا تھا۔ اس جمعیت و جماعت میں بعض ایرانی، انگریز اور یہودی شامل تھے۔ اس کی تفصیل کتاب (تاريخ الاستاذ الامام ٨١٧-٨٢٩/١ تاليف محمد رشيد رضا متوفى ١٣٥٤هـ)

علامہ محمد عبدہٗ نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے گرانقدر مراسلات کا سلسلہ شروع کیا۔ جو وقتاً فوقتاً کچھ پادری حضرات کے مابین ہوا۔ جیسا کہ کتاب (الاعمال الكاملة للشيخ محمد عبدهٗ ٢٠/٣٦٨-٣٦٣) میں موجود ہے۔ اس کو شیخ محمد عمارہ نے جمع کیا ہے۔ مخالفین اور موافقین کے مابین اس پر خوب لے دے ہوئی۔ مکالمات میں شریک محمد عبدہٗ محمد حسین ہیکل، طیب حسین ھداوی اور عبدالجواد الشرقاوی تھے۔ بحوالہ (جملة السياسية الاسبوعية) شمارہ نمبر ۲۸۲۱ ماہِ صفر ۱۳۵۱ھ اور اس کے بعد والے رسائل میں بھی صحیفۃ الہلال شمارہ نمبر ۴۸۴-۴۸۵-۷-۱۴۵۸ھ میں یہ مقالات اس عنوان سے شائع ہوئے: [**هل يمكن توحيد الاسلام و المسيحة**] کیا اسلام اور مسیحیت کا ایک ہونا ممکن ہے اور محمد فرید وجدی، محمد عرفہ، عبداللہ الفیشاوی الغزلی اور بعض پادریوں کے مابین بھی مکالمے ہوئے۔ اور یہ سلسلۂ مراسلات اس لئے شروع ہوا کہ اس بات کا جواب دیا جائے کہ اسلام اور عیسائیت کا ایک ہونا ناممکن ہے۔ نصرانی ابراہیم لوقا نے تو دینی ومادی لحاظ سے دونوں صورتوں میں ایک ہونا ناممکن قرار دیا ہے۔ لیکن مسلمانوں اور عیسائیوں کے ملکوں کے مفاد ومصالح کے لئے ایک ہونا آسان وممکن کیا ہے۔ کیونکہ ایک ہونے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں۔ کہ اپنی باتوں کو چھوڑ کر دوسروں کی باتوں کو مان لیں۔ اگر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو الٰہ (معبود) مجسم، موت، قیام ان سب کو مانتے ہیں تو پھر سب عیسائی ہو جائینگے اور اگر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو اللہ کا نبی مانتے ہیں تو سب مسلمان بن جائیں گے۔

چوتھا مرحلہ: نظریہ کی دعوت عصرِ حاضر میں

چودھویں صدی ۱۴۱۶ھ میں یہود ونصاریٰ کی غلیظ وقبیح ترین دعوت کا اعلان ہوا جو مسلمانوں' عیسائیوں اور یہودیوں کو ایک دین پر جمع کر دے۔ اس دعوت کا نام رکھا (النظام العالمي الجديد) نیو ورلڈ آرڈر یا یوں کہئے کہ موسوی' عیسوی اور محمدی سب یک دین ہو جائیں۔ اس طرح مختلف طریقوں وناموں سے سازشیں ہونے لگیں۔ مثلاً الدعوۃ الی التقریب بین الادیان۔ نبذ التعصب الدینی۔ التقارب بین الادیان۔ الاخاء الدینی اور ایک ایسی جماعت بنائی جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان مشترکہ کوشش کرے اس کا مرکز (جمعیات الشبان المسلمین قاہرہ مصر) تھا پھر اسی طرح کا ایک اور نام رکھا مجمع الادیان اس کا مرکز بنایا (وادی راحة سيناء للعبادات الثلاثة) پھر اس نام سے کہ اسلام وعیسائیت حق وسچ ہے (الصداقة الاسلامية و المسيحية) پھر ایک اور نام سے کہ اسلام اور عیسائیت کمیونسٹ کے خلاف ہیں (التضامن الاسلامي المسيحي ضد الشيوعية) پھر ان کافرین اور مرتدین نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور شیطانی راہ پر چلانے کے لئے کئی اور حربے اور نام استعمال کئے۔ مثلاً:

- وحدة الاديان

- توحيد الاديان
- توحيد الاديان الثلاثة
- الابراهمية
- الملة الابراهمية
- وحدة الدين الالهی
- المؤمنون
- المؤمنون المتحدون
- الناس متحدون
- الديانة العالمية
- التعايش بين الاديان
- المليون
- العالمية وتوحيد الاديان

(بحواله معجم المناهي اللفظية ص/ ٣٧٠-٣٧١)

اس لئے کہ عصرِ حاضر کے تمام مذاہب وادیان ایک ہوجائیں۔ باقی تمام دینوں سے نجات پاجائیں اور درحقیقت اس کے پسِ پردہ اسلام کی جڑیں وبنیادیں کھوکھلی کرنا ان کا مقصود ومطلوب ہے۔ یہ فکر یہاں تک بڑھی کہ قرآن کریم، توراۃ، انجیل کو طبع کر کے یکجا ایک غلاف میں رکھا جائے۔

[ایک اور خوب صورت مگر مکروہ سازش کی گئی، کہ عیسائیوں کے سب سے بڑے راہب نے تمام ادیان کے ماننے والوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ تاکہ سب اکھٹی نمازیں ادا کریں۔ تاکہ ان کا یہ عمل دوسرے لوگوں کے لئے مثال ونمونہ بن جائے۔ واقعتاً نماز پڑھی گئی۔ گاؤں اسیس اٹلی میں یہ نماز بتاریخ ۸۶-۱۰-۲۷ کو پڑھی گئی۔ امامت پوپ نے کرائی۔ لیکن اس کی وضاحت نہیں کی گئی کہ کون سے قبلہ کی طرف پادری نے یہ نماز پڑھائی۔ یہ وہ پہلی نماز تھی جو کسی کافر نے مسلمانوں کو پڑھائی۔

اور ایک دفعہ جاپان میں کیٹو (K-2) کی پہاڑی پر نماز روح القدس کے نام سے پڑھائی گئی۔ صد افسوس ان مسلمانوں پر کہ جنہوں نے اس نماز میں شرکت کی اس کے علاوہ اور بھی اسلوب وطریقے اختیار کئے گئے۔ تاکہ مسلمانوں کو اپنے نرغے میں لے لیں۔ اس کے لئے جاسوسی کا سلسلہ شروع ہوا۔ عالم اسلام جو دین کی روشنی سے چمکتا ودمکتا ہے۔ اس دین میں آزادی۔ بھائی چارہ، مساوات وبرابری، نیکی واحسان، عدل واحسان، ہمدردی وخیر خواہی امن وسلامتی ہے۔ ایسے لاثانی دین سے منحرف کرنے کے لئے یہ شیطانی سلسلہ چلتا رہا۔ جو تنظیموں اور انجمنوں اور جمعیتوں کی صورت میں قائم کیا گیا۔ جیسا کہ (فری میسن ماسونیت تنظیم) تاکہ مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کا سب مال ودولت جمع کرلیں اور ہڑپ کر جائیں، اس لئے بڑے بڑے پرفریب نعرے اور آوازے بلند کئے گئے، لیکن ان نعروں کے پیچھے اسلام کی جڑیں کاٹنا ان کا مقصود تھا۔ اب دیکھئے ان کا انداز کس قدر مکارانہ اور شاطرانہ ہے جیسے شعائرِ اسلام کا لبادہ اڑھا کر پرکشش اور خوبصورت بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ غور فرمائیے، آزادی، اخوت، بھائی چارہ، مساوات، السلام رحمت، انسانیت اسی لئے ان کی دعوت الروحية الحديثية روح کا حاضر ہونا یعنی روحِ مسلم۔ روحِ نصرانی۔ روحِ یہودی۔ روحِ بوذی سب ایک ہیں۔ اور یہ صہیونی دعوت ہے۔ جو اسلام کو مٹانے وگرانے کے عزائم رکھتی ہے۔

اسلام جو خطرات ونقصانات کی لپیٹ میں ہے۔ اس سے خبردار وآگاہ کرنے والا استاد محمد حسین ہے اپنی کتاب۔ الروحية الحديثية۔ دعوة هدامة۔ تحضير الارواح۔ وصلة بالصهيونية العالمية میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس نظریہ کے اسلام اور مسلمانوں پر جو اثرات مرتب ہوئے وہ یہ ہیں

- مسلمانوں کو مشکلات کی طرف دھکیل دیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں کا رعب ودبدبہ ختم ہوجائے۔ مسلمان کافروں سے نفرت وبغض اور عداوت ودشمنی رکھنا چھوڑ دیں

- پوپ نے اپنے آپ کو عالمِ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ وہ تمام ادیان کا روحانی و مذہبی قائد ہے۔ اور وہ عالمِ اسلام اور عام انسانیت کے لئے رہنما ہے اور رسالت کا حامل ہے۔
- پوپ نے ۸۶-۱۰-۲۷ کے دین کو تمام ادیان کے لئے عید کا دن قرار دیا اور یہ عام بھائی چارے کا دن تھا۔
- پھر ایک ترانہ تیار کیا گیا جسے تمام لوگ پڑھنے لگے۔ اس ترانے کا نام ترانہ الٰہ واحد اور باپ بھی ہے۔
- اس نظریہ کو پھیلانے کے لئے تمام عالم اسلام میں اجتماعیت۔ اجلاس۔ مکالمے، مذکرے کرائے گئے۔ اور جماعتیں تشکیل دی گئیں۔ جو ایک دین کی دعوت دیں۔ اور محافل ومجالس کا انعقاد کریں۔

① ۱۲/تا ۱۵/فروری ۱۹۸۷ء کو اجلاس ہوا۔ اس کا نام المؤتمر الابراہیمی متعارف کرایا گیا۔ یہ اجلاس قرطبہ شہر میں ہوا۔ اس میں شرکت کرنے والے یہودی، قادیانی، اسماعیلی، باطنی فرقے اور مسلمان بھی شامل تھے۔ اس منعقدہ اجلاس میں مؤتمر الحوار الدولی للوحدۃ الابراہمیۃ کے نام سے مذاکرے ومکالمے ہوئے اس کے علاوہ ایک اور ادارہ بنایا گیا۔ اس کا نام معہد قرطبہ لوحدۃ الادیان فی اوربا (یورپ) رکھا گیا اسی طرح المرکز الثقافتی الاسلامی، مرکز قرطبہ للأبحاث الاسلامیہ قائم کئے گئے۔ ان اجلاس وجمعیات ومعاہد کا منتظم ومہتمم ایک عیسائی روجید جارودتھا۔ اس کے انعقاد کا اہم نقطہ یہ تھا کہ تمام ادیان میں اشتراکیت وحدۃ کی علامت بن جائے۔ ملاحظہ فرمائیں کتاب [الجارودی وثیقہ اشبیلیہ شیخ سعد ظلام الاسلام والادیان محمد عبدالرحمٰن عوض]

② تین ۳/ مارچ ۱۹۸۷ء کو ایک جماعت بنائی گئی۔ اس کا نام المؤمنون متحدون رکھا گیا (عالمی مؤمنین کا اتحاد)

③ ایک اور جماعت بنائی گئی جس کا نام نادی الشباب المتدین تجویز کیا گیا۔

④ اسی طرح اپریل کے مہینے میں ایک اور جماعت بنائی گئی اس کا نام (الناس متحدون) رکھا گیا۔

⑤ ایسی تنظیمیں وجمعیتیں بنائی گئیں۔ جن کا امتیاز وہدف یہ تھا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں، یہودیوں کے درمیان جو امتیازی اوصاف ہیں انہیں ختم کردیا جائے کیونکہ اسلام کا ایک امتیازی وصف یہ ہے کہ وہ جملہ شریعتوں کو اور سابقہ کتب کو منسوخ وختم کرتا ہے۔ جو انہیں انتہائی ناپسند ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک ایک خودساختہ دین پر جمع ہونا ضروری تھا۔ اس لئے ایک نام اور روشناس کرایا گیا جس کا نام وحدۃ الادیان رکھا گیا۔

⑥ جماعت کا رأس المال المؤمنون متحدون کا ہے اور وہ ۸۰۰،۰۰۰ ڈالر ہے

⑦ ہر حال میں مال ووسائل جمع کئے جائیں گے۔ اور یہ الصلیب الاحمر (ریڈکراس ✠ کے لئے) ہوں گے جو گرجا گھروں کی تنظیموں کے پاس جمع ہوں گے۔

⑧ اس اعتبار سے ان کی جمعیات کے کچھ نشانات وعلامتیں ہیں۔ اور نعروں کے علمبردار درج ذیل ہیں:

۞ رمز المساواۃ اشتراکیت یہ کارل مارکس ہیں

۞ رمز الاسلام العالمی للبشریۃ والاخاء والدینی یعنی عالم اسلام کے لئے امن، دینی بھائی چارہ اور یہ پوپ ہے عیسائیوں کا۔

⑨ اس جمعیت نے اپنا ایک جھنڈا بنایا۔ اور اپنے نشانات وعلامات بھی مقرر کیں۔ جیسے (اقوام متحدہ) قوس وقزاح آسمانی کمان سے مراد ہے۔ جیسا کہ بائیبل کا نواں باب سفر التأ ویل میں ہے جس سے ان کو فائدہ نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قوس وقزح کو ہمارے لئے علامت بنایا ہے۔ کہ اللہ دوبارہ ہلاک نہیں کرے گا۔ جیسا کہ قومِ نوح (علیہ السلام) کو ہلاک کیا۔ پس یہ قوس وقزاح ایک وعدہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ ہلاک کرے قوم یہود کو جو جھوٹ بولتے ہیں۔ ان پر مسلسل اللہ کی لعنت برستی رہے۔ اور رقم ۷ ب ہے کہ براعظم امریکہ میں اس سفینے کا انکشاف ہوا۔ تو اس نظریہ کے حاملین نے (نصاریٰ) مشرقِ وسطیٰ میں داخل کردیا۔

[قذائف الحق للغزالی ص ۲۵-۲۷]

⑩ اس قسم کے اجلاس واجتماعات (دین کے نام پر) نیویارک اور پرتگال میں ہوئے۔

اس نظریہ کے اثرات:

جو لوگ فضیلت اور باعثِ برکت سمجھ کر اس میں شرکت کرتے تھے۔ بلاشبہ اس نے آسمان کی بلندیوں کو چھونے والی شہرت حاصل کی۔ لوگوں نے اس نظریہ کا بڑا

چرچا سنا اور یہ نظریہ مسلم علاقوں میں داخل کر دیا گیا۔دن رات اس کے تذکرے ہونے لگے اور اس کی عظمت کے قصیدے پڑھے جانے لگے اور اس کی حمایت وتائید میں زبانیں کھولیں اور قلمیں چلائیں۔اور ہر ایک نے اس نظریہ کی دعوت کے لئے ملکی وغیر ملکی دروازے کھول دیئے۔اور سرکاری وغیر سرکاری اجتماع واجلاس ہوتے رہے۔ان میں سے ایک اجلاس شرم الشیخ کے نام سے ہوا(۱۴۱۶ھ ماہِ شوال) جو مسلمان اس میں شریک ہوئے۔ان کو بڑے بڑے القابات سے نوازا گیا۔مصر میں ایک اور اجلاس الابراہیمیۃ کے نام سے ہوا اس میں مسلمانوں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔اس کا مقصد یہ تھا کہ کہ مسلمانوں،عیسائیوں، یہودیوں، کمیونسٹوں کو جمع ومتحد کیا جائے۔اس اجلاس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۰-۱۰-۱۴۱۶ ہجری میں اعلان کیا گیا کہ قرآن،توراۃ،انجیل کو ایک جلد میں طبع کیا جائے۔بالآخر ان کا یہ ناپاک منصوبہ مکمل ہوا اور،توراۃ،انجیل کو ایک جلد میں طبع کیا گیا(العیاذ باللہ) اور خبر ایک رسالے میں شائع کی گئی جس کا نام[وسائل الاعلام المختلفۃ اور ایک رسالہ رائ شمارہ نمبر ۹۳۱۶ص ۱ر تاریخ ۱۴۱۶-۱۰-۱۳

مسلم نومولود بچے کا نام خاص طور پر یہود رکھا جائے۔تو کوئی حرج نہیں۔اس طرح مسلمانوں کی اولاد کا نام رابین رکھنا(مصلح) یہ خبر رسالہ[وسائل الاعلام المختلفۃ اور الصحافۃ العالمیۃ، رمضان ۱۴۱۶ھ] میں شائع ہوا اس طرح یہودیت وعیسائیت کی دعوت مسلمانوں میں خوب پھیلی۔کیونکہ انہوں نے بھرپور طریقے سے رسائل وجرائد تقسیم کئے اور خوب مال ودولت خرچ کیا۔اس کے ساتھ ساتھ یہ لوگ مسلمانوں کے مذہبی تہوار عیدین میں،خوشی وغمی میں حاضر ہونے لگے۔ان کی مجالس میں شرکت کرنا بلکہ ظاہری سرگرمی دکھانے لگے۔مسلمانوں نے ان کی تقلید اور ان کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کر دیا۔اور اپنی ایمانی غیرت کا سودا کر لیا۔اس طرح مسلم علاقے ان کے مطیع وغلام بن گئے۔تطبیع العلامات یعنی اس دور میں ملکی اصطلاح کو اتفاقی کہتے ہیں یا دو ملکوں کے درمیان معاہدہ اور یہ مختلف قسم کے امور پر اتفاق ہوتا ہے۔صرف سیاسی ہی نہیں بلکہ اقتصادی، تجارتی، ثقافتی اور زرِمبادلہ بھی اور سیاح لوگوں کے لئے دوطرفہ آمدورفت بھی ہوتی ہے۔یہ اپنے مذہب میں داخل کرنے کا آسان طریقہ ہے۔یہود ونصاریٰ کے ایک دین پر جمع ہونے کا نظریہ کہ سب ایک ہو جائیں۔تاکہ ان کی تقلید کرنے میں مسلمانوں کو کوئی دشواری نہ ہو۔اور ان کے گرجا گھروں،معبدخانوں وغیرہ میں آنے جانے اور سیاست کے میدان میں حکام کو چت کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔تاکہ مجبوراً مسلم حکمراں کافروں کی بولیاں بولنے لگیں۔پھر بہت تیزی سے اجتماعات اور اجلاس کا سلسلہ بڑھایا۔اور مسلمانوں کی عملی زندگی میں اپنا نظریہ داخل کیا۔اور نام نہاد مسلمانوں کو اپنے ملکوں میں جگہ دی۔اس لئے کہ مسلمانوں نے اس نظام کو قبول کیا جس کا نام(النظام الدولی الجدید یعنی) نیوورلڈ آرڈر رہے۔اور کافروں نے مسلمانوں میں اپنی قوت بڑھائی اور مزید تنظیمیں بنائیں۔یہ مغربی واستعماری نظام امتِ مسلمہ کے خلاف تھا۔اور مذاہب کی ایسی سیاست چلی کہ دینی اقدار وتہذیب کو اپنا ہدف بنایا۔تاکہ مسلمانوں میں سے اسلامی اقدار وروایات سلب کر لی جائیں۔تاکہ کھل کر مغرب کی تقلید ہو سکے۔اور مسلمان یہود ونصاریٰ کی تقلید کے دلدادہ بن جائیں۔اس لئے انہوں نے اسلام کو ہدف بنایا۔قبل اس کے کہ کوئی اسلام کا محافظ ان کے مدِّمقابل اٹھ کھڑا ہو۔یہود ونصاریٰ نے مسلمانوں کو مکمل طور پر مرتد وکافر بنانے کے مواقع فراہم کئے۔اور ظاہری اعلان کیا۔اس کافر مشرک اور اسلام دشمن روجیہ جارودی نے بنام اعلامیہ جارودی شائع کیا۔اس نے عیسائیت ترک نہ کی بلکہ اسلام کے بارے میں غلیظ وقبیح خیالات کا اظہار کرتا رہا۔مثلاً یہ کہ پانچ نمازیں نہیں بلکہ تین نمازیں ہیں۔اس بدبخت نے جدید خودساختہ دین کی دعوت عام کی۔جو کہ مخلوط دین ہے۔اسلام،عیسائیت،کمیونسٹ سب برابر ہیں۔اس کی خرافات وہمفوات مجلۃ الجلۃ ۱۴۱۷ ہجری میں شائع ہوئیں۔اس کا منہ توڑ جواب شیخ الازہر جادالحق نے اپنی وفات سے قبل دے کر قرضہ چکا دیا۔اور سعودی عرب کے مفتی شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رسالہ مجلۃ البعث الاسلام شمارہ ۶ ربیع الاول ۱۴۱۷ ہجری میں مسکت جواب دیا۔لیکن فی الحقیقت ان علماءِ عظام کو بھی دوسال بعد حقیقت حال معلوم ہوئی جب تک شیطان کافی حد تک اپنا کام کر چکا تھا۔حالانکہ جارودی عیسائی،مسلمانوں کو وعظ ونصیحت کرتا تھا کہ ثابت قدمی اختیار کرو۔مسلمانوں نے اسے بڑا محترم سمجھا اور اس کی خوب تشہیر کی پھر کچھ عرصہ بعد اس کی حقیقت حال لوگوں پر کھلی تو وہ بہت نادم وشرمندہ ہوئے۔یہود ونصاریٰ نے المؤتمر الاسلامی کے بہت بہت اجلاس واجتماعات کئے۔اور یہودیت وعیسائیت کو نافذ کرنے کے لئے کس شدت سے کوشش کی گئی اس کے پسِ پردہ اپنے نظریات کو قائم کرنا مقصود تھا۔ان کا آخری اجلاس ۱۰-۷-۱۴۱۷ ہجری میں قاہرہ میں ہوا جس کا نام مباحثۃ بین المذاہب والادیان ہے۔جس کا مقصد بھی اسلام اور دیگر ادیان مل جل کر متحد ہو کر رہیں۔اور مجلۃ الاصلاح الاماراتیۃ نمبر شمار ۳۵۱/۱۰-۴-۱۴۱۷ ہجری میں شائع ہوا۔یہ پریشان حال حقیقت اس وقت کھلی جب مسلمان اس اجلاس میں شرکت کر چکے تھے اور زبان سے کچھ اظہار بھی کر چکے تھے۔اور اس نام سے بھی اجلاس ہوا تہذیب وتمدن وثقافت کا تبادلہ اور پوری

انسانیت ایک ہی معاشرہ ہے (یہودیت ،نصرانیت واسلام وغیرہ) اور مسجد گرجا گھر ،معبد خانہ ایک ہی جگہ بنائے جائیں ،خاص کر یونیورسٹیز اور ائیر پورٹس کی جگہوں میں۔اور اس طرح باطل وفاسد نظریہ کے لئے راستہ ہموار کیا اور دین اسلام میں فساد برپا کرنے کا راستہ بنایا اور دین اسلام کو یہودیت ونصرانیت کے ساتھ جوڑنے کا سوچا کہ یہود ونصاریٰ کا دین بھی سچا ہے اور ہر کوئی کافروں کی زبان بولنے لگا تا کہ دینِ اسلام کی وحدت پارہ پارہ ہو جائے اور امتیاز دین ختم ہو جائے اور شبہات پیدا ہو جائیں تا کہ کمزور ایمان والے اس نظریہ کو قبول کرلیں (صاحبِ کتاب کہتے ہیں کہ محمد خلیفہ التونسی کی کتاب بروتو کولات حکماء صہیونی ص ۷۸/ میں ان یہود ونصاریٰ کے افکار وخیال ژولیدہ وغلیظہ کے بارے میں پوسٹ مارٹم کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اسی لئے یہودی تعلیم تبدیلی نصاب چاہتے تھے۔اور مختلف حیلوں، بہانوں سے ادیان کی بعض چیزوں کو بغض وعداوت کی بنا پر خلط ملط کرنے کی کوشش کی تا کہ اسلام کی عظمت تقدس کو مٹادیا جائے۔اور انبیائے کرام علیہم السلام کا غالب ہونا، دجال کا ظہور یہ سب تصور وحقیقت ختم ہو جائے اور یہ مختصر تاریخی پس منظر ہے اس نظریہ کا جو وحدۃ الادیان کا نظریہ ہے صاحب کتاب نے اجمالاً اس نظریہ کے حاملین کو جواب دیا ہے۔جو مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانا چاہتے تھے۔

دوسرا مقام: اجمالی جواب:

بے شک یہ نظریہ ثلاثیہ (اسلام، یہودیت ،عیسائیت) کی دعوت پھیلائی گئی۔لیکن اسلام دینِ برحق ہے۔جو تمام پہلی شریعتوں کو ختم کرنے والا ہے۔کیونکہ یہودی اور عیسائی جس دین پر قائم ہیں۔وہ محرّف ومبدّل ہے۔لیکن یہودیوں اور عیسائیوں نے بہت خطرناک چالیں چلیں۔جو اسلام ومسلمانوں کے خلاف تھیں۔یہود ونصاریٰ ایک متفق نقطے پر جمع ہیں۔وہ نقطہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض وعناد پر مبنی ہے۔یہود ونصاریٰ نے ایک متفق نظریے کی پرفریب دعوت کے لالچ کے پیچھے بغض ودشمنی چھپائے رکھی۔اس نظریہ ودعوت کے بارے میں اسلام کا اٹل فیصلہ یہ ہے کہ یہ دعوت مرتد وکافر کردینے والی ہے۔یہ لوگ کلی طور پر اسلامی اقدار کو مسخ کرنا چاہتے ہیں۔عقیدۂ توحید کو مسلمانوں کے اذہان سے کھرچ کر مٹادینا چاہتے ہیں۔اوران غیر مسلموں نے رسولوں کی رسالت کی حرمت پامال کردینے کی بڑی کوشش کی۔یہ بدبخت قرآن کی صداقت کو باطل ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلی کوئی بھی شریعت منسوخ نہیں۔اور محمد ﷺ کی نبوت بھی باطل کردی جائے۔ان کا یہ نظریہ شرعاً مردود وحرام ہے۔اور قرآن وسنت کی ایسی تشریحات کرنا مکروہ وحرام ہے اس پر اجماع ہے اور دلائل وبراہین کی کی روشنی میں یہ نظریہ قطعی غلط ہے۔اس لئے کسی مسلمان کے لئے اس کے جائز وحلال ہونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ان کی دعوت قبول کرے۔اور ان کی محافل ومجالس میں شرکت کرے بلکہ مسلمانوں پر اس کا چھوڑنا اور ترک کرنا واجب ہے۔اور لوگوں کو اس کے انجامِ بد سے آگاہ کرنا از بس ضروری ہے۔یہ سراسر مغرب کی تہذیب ہے۔لیکن لوگوں نے خاموشی اختیار کی۔حالانکہ مسلمان حاکم پر واجب ہے کہ ان کے مرتد ہونے کا فیصلہ کرتا۔اور ان کی مجالس میں شرکت کرنے والوں کو روکتا۔اور اسلام ومسلمانوں کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا۔اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دیتا۔اور اللہ ورسول کی اطاعت کو عملاً واجب کردیتا۔اور شریعت مطہرہ کو نافذ کرتا۔کیونکہ یہ نظریۂ بد یہود ونصاریٰ کا ہے۔یہ شریعت کو مستقل اور منزّل من اللہ نہیں مانتے۔بلکہ دین محرّف وباطل پر جمے ہوئے ہیں۔کہ یہ حق ہے۔لیکن اسلام کی وجہ سے یہ کالعدم ہے۔اور یہ کسی بھی صورت میں مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں کہ اپنی نسبت دینِ یہود ونصاریٰ کی طرف کریں۔بلکہ اپنی نسبت دینِ اسلام کی طرف کرنا جو کہ یقیناً مستقل حق وسچ اور عدل ورحمت والا دین ہے۔ہر مسلمان کو اس کی دعوت کی حقیقت سے باخبر ہونا ضروری ہے۔ [بحوالہ کتاب الایمان عبدالقادر الصافی ص ۱۱۷/]

یہ گمراہ طبقہ مسلمانوں کے سامنے تیور بدل کر آتا ہے۔تا کہ مسلمانوں سے عقیدۂ توحید، اراضیٔ ملک چھین لے اور مسلمانوں سے انتقام لے کر دینِ حق کو مٹاڈالے۔

مسلمانوں کے اموال ووسائل پر قبضہ وگھیراؤ کی مختلف شکلیں

① مسلمانوں میں فساد وبلوے کروانا،اور بعض وشبہات وخواہشات کے ذریعے ان میں باہمی ناچاقی پیدا کرنا تا کہ مسلمان ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگیں۔

② مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ اور حملہ ویلغار کرنا۔

③ اسلام کے قواعد وضوابط (یعنی اساس وبنیاد) کو ختم کرنے کے ناپاک منصوبے تشکیل دینا۔تا کہ مسلمان کمزور ہو جائیں اور یہ بھوکے بھیڑیے کی طرح ان

پر حملہ آور ہوں اور یہ سب کچھ چھین لیں۔

④ اسلامی ممالک سے روابط قائم کرنا اور مختلف علاقوں میں اپنی ملعون قوم یہود و نصاریٰ کو تقویت کے اسباب مہیا کرنا۔

⑤ مسلمان اپنی زبانیں اور قلمیں ان کے خلاف استعمال کرنے سے روک لیں۔ حالانکہ ان کی تکفیر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کی ہے۔ پھر بھی یہ لوگ اپنی روش نہیں چھوڑتے ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور اسلام قبول کرنے کی ذرہ برابر رغبت نہیں کرتے۔ نہ یہودیت و عیسائیت چھوڑتے ہیں۔

⑥ انہوں نے اسلامی احکام و فرائض کو ہدف بنایا ہے۔ اور مسلمانوں کو کفر کے مقابلے میں کمزور کرنے کی ناپاک کوشش میں دن رات مصروف رہتے ہیں۔

⑦ اسلام کی کوہان و بلندی جہاد کو بھی اپنی مخالفت کا ہدف بناتے ہیں تاکہ مسلمان اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد ترک کر دیں۔ اور یہود و نصاریٰ کے خلاف نہ لڑیں۔ اور جزیہ ساقط کر دینے کے حیلے کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَايُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ

(ایمان والو!) ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر، قیامت پر ایمان نہیں لاتے۔ اور جو اللہ و رسول کی حرام کردہ کو حرام نہیں مانتے۔ نہ دینِ حق کو قبول کرتے ہیں۔ اور ان میں سے جن کو کتاب دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ ادا کریں۔ [التوبۃ: ۲۹]

اور کسی ایک آیت کو جو اللہ و رسول ﷺ اور مومنوں کے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ تاکہ مسلمانوں کا رعب کفار کے دلوں پر بٹھا دے۔ اسلام کی نصرت ہو۔ دشمن ذلیل ہو۔ تاکہ اللہ مؤمنوں کے سینے ٹھنڈے کر دے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ

تم ان کے مقابلے کے لئے پوری قوت سے تیاری کرو۔ اور گھوڑے تیار رکھو۔ اس طرح تم اللہ کے دشمنوں کو خوفزدہ رکھو گے یہ تمہارے بھی دشمن ہیں۔ [الانفال: ۶۰]

بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی اقدار کو فراموش کر ڈالا۔ اور ہلاکت و بربادی کے مقام پر جا کھڑے ہوئے۔ ان کا مؤقف یہ ہے کہ جہاد کی ضرورت نہیں۔ اس کی تاویل کرتے ہیں۔ ایمان کو کماحقہ قبول کرنے کی بجائے جہاد کو دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہیں۔ مسلمان اس مقام پر نظر آنے لگے کہ اللہ کے باغیوں۔ کفار و مرتدین کی ہاں میں ہاں ملانے لگے۔ اور جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جزیہ ساقط کرنے کے فتوے دینے لگے۔ (یعنی یہود و نصاریٰ اور کفار وغیرہ سے) حالانکہ یہود و نصاریٰ اگر اسلام قبول نہ کریں تو ان پر جزیہ فرض ہے۔ اس لئے کہ اس میں مسلمانوں کی عزت و عظمت ہے۔ اور کافروں کی تذلیل ہے۔

⑧ ہدف بنایا اسلام کے اصول و قاعدہ کو دوستی و دشمنی کو کیونکہ اس میں اللہ کے لئے محبت و نفرت ہے اور یہ نظریہ بطور چال و سازش استعمال کیا۔ تاکہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان حائل رکاوٹ و نفرت مٹ جائے حقیقت میں اصل دین تو ان یہود و نصاریٰ سے بغض و عداوت اور دشمنی و نفرت کا نام ہے۔ اور ان سے الگ تھلگ رہ کر اسلام کے سائے میں زندگی بسر کرنے والے ہی مسلمان ہیں۔

⑨ اور ان لوگوں کو ہدف بنایا گیا۔ جو مذہبی طور پر اسلام کے ازلی دشمن ہیں۔ یہ بھی ان کی سازش ہے کہ وحدۃ الادیان کا لبادہ اوڑھ کر عالمِ اسلام کے ادیان کو منسوخ کر دیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں کو قرآن و سنت سے دور کر دیا جائے اور ان کی زندگی میں بدعملی اور بے راہ روی پھیل جائے۔ اس کے بعد بادشاہ و حکمران بھی ان کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ پھر مسلمان و غیر مسلم باہمی اتحاد و یگانت کی صورت میں متحد ہو جائیں گے۔ اور عالمی حکمرانوں کے سامنے بغیر کسی رکاوٹ کے قدم بڑھاتے جائیں گے۔

⑩ اور ایک حربہ یہ اختیار کیا گیا۔ کہ اسلام کی شان و شوکت، اور اعجازِ قرآن کو معدوم کر دیں۔ جو انتہائی مضبوط و مستحکم ہے۔ اس کو تبدیل کر دیں۔ اور یہ اس

صورت میں ہوسکتا ہے کہ محرّف ومبدّل ومنسوخ ادیان کو اسلام کی برابری کی سطح پر لانے کے لئے اپنے ناپاک منصوبے اور تمام شیطانی ہتھکنڈے بروئے کار لائیں جائیں۔تاکہ بت پرستوں کی حمایت بھی حاصل کرلیں۔

⑪ دنیا کو عیسائی و یہودی بنانے کے لئے تمام وسائل میدانِ عمل میں لاکر تمام حائل رکاوٹوں کو ختم کردیں تاکہ مسلمانوں کی قوت ایمانی اور دینی غیرت کو پامال کردیں۔تاکہ اس طرح وہ مسلمانوں کو کافروں کے سامنے عاجز و بےبس کردیں گے۔اور اس طرح بھائی چارے کی فضا قائم ہوگی اور ایک دوسرے کے ملکوں میں رہنا آسان ہوجائے گا۔

⑫ یہود و نصاریٰ نے تو کینہ وبغض کی آگ بھڑکانے کی حد کردی۔کہ کفر کو اس طرح دنیا میں پھیلایا کہ مکہ مکرمہ، عالم اسلام خصوصاً مشرقِ وسطیٰ اور عالمِ اسلام کا دل جزیرۃ العرب میں اپنی سازشوں کے تانے بانے پھیلائے کہ مسلم علاقوں میں آسانی سے گھس سکیں اور اس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوگئے۔اور مسلمانوں سے فکری، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی عالمی منڈیاں، ان تمام محاذوں پر خفیہ سازشوں سے جنگ کرنا شروع کردی۔

چوتھی صدی ہجری میں جزیہ ختم کرنے کی سازش شروع ہوئی سب سے پہلے ایک یہودی نے خطرناک سازش کے تحت ایک کتاب لکھی:

جب حاکم وقت نے علماء کے سامنے یہ کتاب پیش کی۔تو مفسر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۱۰ ہجری نے فتویٰ دیا کہ یہ جھوٹ وفراڈ ہے۔کیونکہ جزیہ کے بارے میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ جو کہ فتح خیبر کے بعد ۷ ہجری میں اسلام لائے ان کی شہادت موجود ہے۔مگر اسی یہودی نے لکھا کہ خیبر کے سال جزیہ ساقط کردیا گیا تھا لیکن جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے سال فوت ہوئے تو اس یہودی سازشی کا جھوٹ پکڑا گیا۔خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۴۶۳ ہجری نے بھی اسے باطل قرار دیا ہے اور جب شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں (ساتویں صدی ہجری) میں جب واضح جھوٹ کو پھیلانے کی کوشش کی گئی تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ردّ میں ایک مفصل کتاب لکھی اور اسے جھوٹ وباطل قرار دیا۔ [دیکھئے تفصیل احکام اہل الذمہ لابن قیم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۵۱ ہجری ج ا ص ۵-۸]

اور عیسائیوں کا جھوٹ وفراڈ پر مبنی عہد نامہ سانٹ کاٹرین جو علاقہ دیر طور سیناء میں معلق ہے سانٹ کاٹرین اور کاٹرین کسی پادری کی بیوی کا نام ہے ۔اور اس کے نام سے یہ گرجا گھر بنایا گیا اور وہ ساتویں صدی میں اس میں دفن کی گئی۔یہ عہد نامہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔اس کو ایک عیسائی نے وضع کیا۔[بحوالہ رسالۃ مجلۃ الدارۃ شمارہ ۳ ص ۱۲۴-۱۳۰، ۱۴۰۰ ہجری] اس میں بہت عمدہ بحث کی گئی ہے۔یہود و نصاریٰ کے عہد ناموں کے بارے میں جو انہوں نے خود وضع کئے اور اس کو لکھنے والے عبدالباقی الجزائری جامعہ قسطنطنیہ ہیں اور اس سے مستزاد یہ ان کا جھوٹ وفراڈ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شہادت جبکہ یہ ایمان لائے غزوۂ خیبر کے موقع پر ۷ ہجری میں لہٰذا ان کا یہ دھوکہ وفریب ہے کہ جزیہ ساقط ہوگیا تھا غزوۂ خیبر کے موقع پر۔اور دیکھئے دیر طور سیناء جس کا نام ۹ قرن میں بنام دیر سانٹ کاٹرین رکھا گیا۔

[الموسوعة العربية الميسرة ۱/ ۸۳۰ ، اور المنجد ،ماده ،دير سيناء والمنجد فى الاعلام ص ۲۹۵]

مختلف مملکتیں وجود میں آئیں۔ان میں سمع واطاعت کا نظام ہی نہیں۔جو سود کی لعنت میں گھرے ہوئے حلال کمائی سے یکسر معدوم ہوچکے ہیں۔ذلت وظلمت کے گھرے بادل ان پر چھائے ہوئے نظر آتے ہیں یہ محض عقل پر بھروسہ کرنے کا انجام ہے تاکہ ملتِ کفر مضبوط ہوجائے اور اسلام کمزور پڑ جائے۔

ایک اجلاس قاہرہ مصر میں ۲۹-۳-۱۴۱۵ ہجری کو ہوا۔[مؤتمر السكان التنميمة]

یہ مسلمانوں پر سخت آزمائش ہے۔کہ اس کو قبول کریں۔کہ مسلمان کافروں سے مل جائیں۔لیکن بعض اسلام کے دعویدار ان کی تقلید کرتے ہیں اور ان کی ہر مجلس میں شریک ہوتے ہیں چاہے یہ دعوت کفریہ وشرکیہ ہی کیوں نہ ہو۔ان کی سازش میں بعض مسلمان بھی آگئے۔حتیٰ کہ ایک جلد میں قرآن زبور وانجیل بھی طبع کی گئی اور شائع بھی کی گئی۔

اللہ کا ارشاد ہے:

اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُکَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ

یہ واقعہ محض تیری طرف سے ایک امتحان ہے ایسے امتحانات سے جس کو تو چاہے گمراہی میں ڈال دے اور جس کو چاہے ہدایت پر قائم رکھے۔[الاعراف:۱۵۵]

یہ بات تو معلوم ہے کہ تاویل واجتہاد کا دروازہ بہت بڑا ہے۔ جو اپنے عقیدہ و مذہب میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال میں تبدیل کرتے ہیں۔[الفتاویٰ جلد ا/ص ۶۵-۶۶]

اگر واقعی اس طرح کا اجتہاد جائز ہے۔تو پھر بہت کچھ حرام سے حلال ہو جائے گا۔لیکن یہ نافرمانی وبغاوت کا اجتہاد ہے۔کیونکہ یہ دینی اصولوں کے خلاف ہے۔لہٰذا کسی بھی صورت میں کتاب وسنت کا دامن چھوڑنا درست نہیں۔اور فاسد و باطل تاویلات کا ردّ کرنا ضروری ہے۔اس فساد کو روکنا اور دینِ اسلام کی حفاظت وپاسبانی کرنا اور دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کرنا گویا کہ حقِ وفا ادا کرنا ہے۔اس لئے یہ اللہ کے دیئے ہوئے علم وایمان کا تقاضا ہے۔مگر دشمنوں کے باطل نظریات واثرات فاسدہ بلاشبہ فتنے کی جڑیں ہیں۔اور مسلمان سخت آزمائش سے دوچار ہیں۔اور یہ حق ہے کہ سچائی و باطل، ہدایت و گمراہی، نیکی و بدی، سنت و بدعت، اطاعت وبغاوت برابر نہیں ہیں۔اگر ان کو خلط ملط کردیا جائے۔تو یہ سراسر گمراہی و تباہی ہے تحریف وتبدّل و مذاہب باطلہ منسوخہ کو بطورِ بطورِ آزمائش امتِ مسلمہ میں پھیلا دیا گیا۔مگر یہ نادان بلکہ عقل کے اندھے اتنا شعور نہیں رکھتے۔کہ مسلمان قوم میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی (تا قیامت)اور اہلِ علم وبصیرت باطل تأویلات وتحریفات، منسوخ مذاہب کے افکار کا قلع قمع کرتے رہیں گے اور عوام الناس کو آگاہ و ہوشیار کرتے رہیں گے۔اور وعظ ونصیحت، خیر خواہی، خیر وشر کی حقیقت واضح کرنا اور دشمنانِ دین کا مقابلہ کرنا اور دفاع کرنا اہلِ علم کی ذمہ داری ہے اور ان پر قرض ہے۔جو اس تباہ کن اثرات سے بچ گیا وہ دنیا وآخرت میں کامیاب ہوگا۔

یہ جواب مجمل بیان ہے

یہ نظریہ ایک زنجیر وطوق ہے جو ہولناک وخوفناک سلسلے کی ایک منحوس کڑی ہے۔اس لئے اس نظریہ کی دعوت تباہی و بربادی ہے۔اور کافروں' یہودیوں اور عیسائیوں کے سامنے بزدل وڈرپوک بنا دینے والی دعوت ہے۔اس کو واضح کردیا گیا ہے۔

اس کا خلاصہ:

مسلمانوں کی دعوت توحید ودینِ اسلام کی دعوت ہے۔نہ کہ منسوخ اور تحریف شدہ ادیان کی پیروی کرنا، جو تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے۔یہ ظاہری ارتداد اور صریح کفر ہے۔جس نے اسلام کے قواعد وضوابط کو قولاً، فعلاً، عملاً، اعتقاداً توڑا اور کافروں کا ساتھ دیا۔ان کے ساتھ تعاون کیا۔اور صلیب کے پجاریوں کے معرکے میں شامل ہوا۔یہ بھی مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے۔صاحبِ کتاب کہتے ہیں: کہ میں نے جو خلاصہ بیان کیا ہے۔اس میں واضح دلائل کا بیان کیا ہے۔کیونکہ انسان واضح وبیّن دلائل کو پسند کرتا ہے اور اس کے دل میں عمل کے لئے آمادگی پیدا ہوتی ہے۔اب میں تفصیلاً بیان کروں گا تا کہ جو مسلمان قرآن پڑھتے ہیں ان پر حال واحوال پوشیدہ نہ رہیں۔اور وہ گمراہی وتباہی اور شبہات سے بچ سکیں۔جو کافروں کی جھوٹی باتوں اور سازشوں کا جال ہے۔اور ہماری ہر مسلمان کو یہ دعوت ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْن

یہ اللہ کی آیات ہیں۔ہم جنہیں راستی سے سنا رہے ہیں پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔[الجاثیہ:۶]

تیسرا مقام: مفصل جواب

یہ جواب اصولی ومستحکم قواعد وضوابط کے ساتھ واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اصولی قاعدہ:

سب انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ایک شریعتیں الگ الگ ہیں یہ سب اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں

اسلام کا بنیادی قاعدہ:

دین وملت صرف ایک ہی ہونے کا عقیدہ رکھنا۔کہ دینِ اسلام ایک ہے باقی سب ادیان منسوخ ہیں اور باطل ہیں۔عقیدۂ توحید کا اقرار کرنا اور اسے تسلیم کرنا ہے

اور اللہ پر مکمل ایمان ہو۔فرشتوں پر، کتابوں پر، یوم آخرت پر، خیر وشر کی تقدیر پر ایمان اور نبوت و رسالت کا تقاضا یہ ہے کہ ضروری و واجبی تبلیغی و دعوتی سلسلہ جو خوشخبری اور ڈرانے کی شکل میں ہوتا ہے۔دلائل اور براہین قاطعہ کی وضاحت وصراحت کی شکل میں ،لوگوں کو اندھیروں سے روشنی ونور کی طرف لانے کی شکل میں ،لوگوں کا تزکیۂ نفس کی صورت میں ،توحید کا قیام ،اطاعت کی شکل میں انحراف ،تحریف سے تطہیر کی شکل میں ،اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کتاب اللہ سے کرنے کی صورت میں کرنا ہے۔اور شریعتوں کے احکام جو مختلف صورت میں ہیں ان پر بھی عقیدہ رکھنا لازمی ہے۔مثلاً اوامر ونواہی جو تمام رسولوں کی اساس ہے اور یہ عقیدے کی بنیاد ہے۔اس کی تفصیل آ رہی ہے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔سب کی دعوت وراستہ ایک لیکن شریعتیں مختلف ،اور یہ نبی ورسول علیہم السلام ،اللہ اور بندوں کے درمیان ایک ذریعہ ہیں۔ان کا کام راہنمائی کرنا ہے تا کہ انسانوں کو فائدہ و کامیابی نصیب ہو اور وہ نقصان سے بچ سکیں۔اور دنیا وآخرت میں سرخروئی حاصل ہو جائے۔اور تمام انبیاء ورسل علیہم السلام مبعوث کئے گئے۔جو ایک جامع دین لے کر آئے۔وہ ہے کہ صرف ربّ کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لینا۔اور اپنے اپنے نبی ورسول کے راستے پر استقامت سے قائم رہنا۔اور انبیاء علیہم السلام کی ذمہ داری ہے کہ وہ واضح کریں کہ مرنے کے بعد ربّ کائنات سے کیا کچھ وصول کریں گے۔

تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت ایک تھی جن کی بنیاد تین اصولوں پر مبنی ہے

❀ دعوت اِلَی اللہ:

① توحید کے اقرار واثبات میں ربّ واحد کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔اور معبودانِ باطلہ کی عبادت کو ترک کر دینا۔یہ توحید جہانوں کا اصل مضبوط ترین دین ہے۔ابوالبشر آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر اس امت کے آخری انسان تک رہے گا۔

② اللہ تعالیٰ کے راستے کا تعارف کروانا ،نبوتوں کے اثبات اور متعدد شریعتوں کی فروعات کی خبر دینا جیسا کہ نماز ،زکوٰۃ ،روزہ ،جہاد وغیرہ اور اوامر ونواہی جو پانچ احکام تکلیفیہ کا دائرۂ کار ہیں۔جیسے امر وجوب یا استحباب کے لئے ،نہی تحریم یا کراہت کے لئے ،عدل کا نفاذ کرنا ،فضائل ،ترغیب ترہیب کا بیان کرنا۔

③ اور تعارف کروانا قوم وعوام کو کہ اللہ کے پاس جانے کے کن احوال سے سابقہ پڑے گا۔اللہ کی طرف لوٹنا موت ،ایمان یومِ آخرت ،قبر کے حالات ،نعمتیں ،عذاب وثواب ،موت کے بعد زندہ ہونا ،جنت جہنم عقاب وغیرہ ان تین اصولوں پر فیصلہ کرنا اور مخلوق کا دائرہ کار ہے۔اور نجات وسعادت ،فلاح وکامیابی اس پر موقوف ہے کسی اور پر نہیں۔اسی مقام پر تمام کتابیں نازل ہوئیں۔جو کہ متفقہ بات ہے۔اور انبیاء ورسل بھی اس نقطہ کے لئے مبعوث کئے گئے۔اور رسولوں کی رسالت امتوں کے درمیان اور یہی مطلوب ومقصود ہے۔

❀ فرمان رسول ﷺ:

بے شک ہم انبیاء (علیہم السلام) کی جماعت ہیں۔علاقائی بھائی ہیں۔اور مائیں مختلف اور دین ایک ہے۔[بخاری ومسلم]

❀ اور یہی فرمان رب العالمین ہے:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ.

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کر دیا ہے ،جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو بذریعۂ وحی ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے۔اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم ،موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا۔اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف ان کو پکار رہے ہیں وہ تو ان مشرکین پر گراں گزرتی ہے۔اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے۔اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح راہنمائی کرتا ہے۔[الشوریٰ:۱۳]

اگرانسان کی تخلیق پرغور کیا جائے۔تو پتہ چلے گا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد صرف اللہ کی عبادت ہے

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

میں نے جنات اورانسانوں کواس لئے پیدا کیا کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔[الذاریات:۵۶]

نیزتوحیدایک دین ملت،صراط مستقیم کا تعارف اس لئے ضروری ہے۔اس بارے میں فرمانِ باری ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ،صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

دکھاہمیں سیدھاراستہ،راستہ ان لوگوں کاجن پرتونے انعام کیا [فاتحہ]

(انعام یافتہ انبیاء،صالحین،شہداءوصدیقین) پھراس کے متصل اللہ نے یہودونصاریٰ کوگمراہ اورمغضوب قرار دیا۔فرمایا:

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ

نہ چلاان کے راستے پرجن پرتیراغضب نازل ہوااورجوگمراہ ہوئے۔[فاتحہ]

اورانسان عظیم حکمتوں کا حامل بن جاتا ہے۔جن کواللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے۔نیزانبیاء کے حالات وواقعات ان کی امتوں کے متعلق تاکہ عبرت ونصیحت حاصل ہو۔اور انبیاء کے دلوں کوتسلّی وتشفّی اور امن وسکون دینے کے لئے اورنبوت ورسالت کے اثبات واقرار کے لئے اور ہمارے لئے (یعنی مؤمنین وموحدین)وعظ ونصیحت ہےاوران قوموں کے انجام واخبار جورسولوں کی تکذیب کرتی تھیں اوراللہ کی سنت وعادت ہے جوبھی اس سبیلِ مستقیم کوچھوڑے گااس کاانجام بھی ویساہی ہولناک انجام ہوگا۔اوردین دراصل دین اسلام ہی ہے۔اس کا عام معنی یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کواللہ کی توحید کااقرارکرتے ہوئے اس کی اطاعت وعبادت کے لئے جھکادے۔اورمشرکین سے اعلانِ براءت کرے۔اورنبوتوں پرایمان لائے۔اوراس دنیا کی ابتداءوانتہاءپربھی ایمان ہو۔اوردین کی وحدت اس اعتبار سےتمام انبیاءورسل کی دعوت اس اعتبار سے دین،دینِ اسلام ہے۔اس لئے تمام انبیاءورسل علیہم السلام کاراستہ وسبیل ایک تھا۔جوکہ اللہ تعالیٰ نے آیاتِ قرآنیہ میں انبیاء علیہم السلام کے متعلق بیان فرمایا ہے۔مثلاًنوح،ابراہیم،اسحاق،اسماعیل،یوسف الصدیق،موسیٰ،سلیمان علیہم السلام کی دعوت اورملکۂ سبابلقیس کاجواب اوراس کے معاون وانصارکاجواب اورفرعون کے جادوگروں کاجواب۔اورفرعون جب غرق کیاجانے لگاتواس وقت جوالفاظ فرعون کی زبان سے اداہوئے۔اوردینِ اسلام اس اعتبار سے وہ دین وملت تمام انبیاءومرسلین کادین ہے۔یہی وہ سبب ووجوہ ہیں۔کہ انبیاءکی بعثت اس لئے کی گئی کہ اقوام ان کی اتباع واقتداءکریں۔اوران شریعتوں کومانا جائے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمان ہے۔

وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ

ہم نے ہرامت میں رسول بھیجاکہ(لوگو!)صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔اوراس کے سواتمام معبودوں کی عبادت سے بچو۔[نحل:۳۶]

اللہ کافرمان ہے۔

وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ

تجھ سے پہلے جوبھی رسول ہم نے بھیجا۔اس کی طرف یہی وحی کی گئی۔کہ میرے سواکوئی معبودبرحق نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو۔[الانبیاء:۲۵]

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کوخاص کیا۔بے شک دینِ اسلام درحقیقت وہ ملتِ ابراہیمی ہے۔جیسا کہ اللہ کافرمان ہے۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ قف فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا

کہہ دیجئے کہ اللہ پاک سچا ہے۔تم سب ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو۔[آلِ عمران:۹۵]

اسی لئے ملتِ ابراہیم کی پیروی کاحکم دیا۔اس لئے اس کی کئی وجوہات ہیں۔

☆ ابراہیم علیہ السلام بڑے پکے موحد تھے۔انہوں نے شرک کاقلع قمع کیا۔اوراللہ تعالیٰ نے نصرت وحمایت کی جوکہ بہت بڑاکارنامہ سرانجام دیا(بتوں کوتوڑا)

☆ بے شک اللہ تعالیٰ نے نبوت وکتب کا سلسلہ اولادِ ابراہیم علیہ السلام کو نوازا۔ اس لئے انہیں ابوالانبیاء کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے فرمان باری تعالیٰ ہے۔

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ

اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کو قائم رکھے۔ [الحج:۷۸]

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اٹھارہ (۱۸) انبیاء کا کے نام کا ذکر کیا۔ یہ سب ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ جیسا کہ اسماعیل علیہ السلام بیٹا، اوران کی اولاد سے امام الانبیاء محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بیٹا اسحاق اور ان کی اولاد میں یعقوب بن اسحاق، یوسف، ایوب، ذوالکفل، موسیٰ، ہارون، الیاس، الیسع، یونس، داوٗد، یونس، زکریا، یحییٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں یہود ونصاریٰ کا دعوی تھا۔ کہ وہ ملتِ ابراہیمی پر ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے غلط قرار دیا۔

اللہ کا ارشاد ہے:

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور یعقوب (علیہم السلام) اوران کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔ اے نبی کہہ دو کہ اللہ زیادہ جانتا ہے یا تم ۔ اللہ کے ہاں شہادت چھپانے والوں سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔ [البقرۃ:۱۴۰]

اللہ تعالیٰ نے ان یہود ونصاریٰ کا ردّ کیا اوران کے جھگڑے کا انکار کیا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ وَ مَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰةُ وَ الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ، هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ، مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

اے اہلِ کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ تورات وانجیل توان کے بعد نازل کی گئیں تم پھر بھی نہیں سمجھتے۔ سنو تم لوگ اس میں جھگڑ چکے ہو جس کا تمہیں علم تھا۔ پھر اب اس بات میں کیوں جھگڑتے ہو۔ جس کا تمہیں علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ ہی عیسائی۔ بلکہ وہ ایک طرفہ (خالص) مسلم تھے۔ وہ مشرک نہ تھے۔ [آلِ عمران:۶۵-۶۷]

اللہ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ

سب لوگوں میں سب سے زیادہ ابراہیم (علیہ السلام) کے نزدیک تر ہیں۔ جنہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کا کہا مانا اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے ۔ بے شک مومنوں کا ولی وسہارا اللہ ہی ہے۔ [آلِ عمران:۶۸]

ان کی مایوس کن کوشش اوراہل کتاب میں سے جو کہ مسلمانوں سے دین چھین کر گمراہ کرنا اورحق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ کا فرمان ہے۔

وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ، فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

یہ کہتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ بن جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔ تم کہو بلکہ صحیح راہ پر ملتِ ابراہیمی والے ہیں۔ اور ابراہیم خالص اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔ اور مشرک نہ تھے اور مسلمانوں تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز

ابراہیم، اسماعیل، اسحاق یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی طرف سے موسیٰ وعیسیٰ (علیہما السلام) اور دوسرے انبیاء دیئے گئے اور ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ ہم اللہ کے فرمان بردار ہیں۔ اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں گے تو ہدایت پائیں گے اور اگر منہ موڑ لیں تو وہ صریح اختلاف میں ہیں اللہ تعالیٰ عنقریب ان سے آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔ [البقرۃ: ۱۳۵-۱۳۷]

اس طرح غور وفکر کرنے والا شخص اللہ کی کتاب میں بہت زیادہ آیات پائے گا۔ جن میں دینِ ابراہیم کی تجدید کے بارے میں فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ یہود ونصاریٰ اپنے آپ کو دینِ ابراہیم والے کہتے ہیں۔ لیکن دل میں دینِ ابراہیمی سے بغض وعناد اور دشمنی رکھتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کی طرف اپنی نسبت محض دھوکہ دینے کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن ان کی بات وحکم ماننے سے انکاری ہیں۔

اللہ کا فرمان ہے۔

وَ جَاهِدُوْا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۬ۙ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو۔ جیسے جہاد کا حق ہے۔ اللہ نے تم کو برگزیدہ بنایا ہے۔ اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کو قائم رکھو۔ اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔ اس قرآن میں اور اس سے پہلے بھی۔ تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ۔ [الحج: ۷۸]

لفظ اسلام کے دو معنی ہیں:

عام معنی تو یہ ہیں کہ امت اپنے نبی کی اتباع کرے۔ اسلام پر چلے۔ تو یہ قوم وامت مسلمان ہے۔ اور ملتِ ابراہیمی پر ہے۔ کیونکہ ان کی عبادت خالص اللہ کے لئے اور اُس نبی کی شریعت کی اتباع جو نبی ان کی طرف مبعوث کیا گیا ہو۔ اہلِ تورات کا دین منسوخ وتبدیل ہونے سے پہلے ملتِ ابراہیمی پر تھے۔ اور وہ دینِ اسلام پر تھے۔ اور پھر جب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو مبعوث کیا گیا۔ تو جو اہل تورات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر ایمان لائے۔ اور ان کی اتباع کی تو وہ مسلمان کہلائے ۔ وہ یقیناً ملتِ ابراہیمی پر ہیں۔ اور جس نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی تکذیب کی وہ کافر ہے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ پھر جب خاتم الانبیاء ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ آپ ﷺ پوری کائنات کے لئے تا قیامت اللہ کے رسول بن کر آئے۔ اہلِ کتاب یہود ونصاریٰ کے لئے بھی پھر جس نے شریعت محمد ﷺ کی اتباع نہ کی۔ وہ کافر اور وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ وہ نہ تو حنیف ہے نہ ہی ملتِ ابراہیمی پر اور ان کا یہودی یا عیسائی ہونا کوئی فائدہ نہ دے گا۔ اور اللہ بھی یہودیت وعیسائیت کو قبول نہیں کرے گا۔ باقی رہا اسلام مطلق پر، جب رسول کریم ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ اور اللہ نے آپ ﷺ کے متبعین کو زمین کا وارث بنایا۔ یہ وہ خاص معنی ہے جس کا اطلاق کسی اور دین پر نہیں ہوسکتا۔ اور وہ لوگ کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں جس محرّف ومبدّل دین کے دعویدار ہیں۔ جب اہلِ کتاب نے مسلمانوں سے کہا کہ یہودی یا عیسائی بن جاؤ تو اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان لوگوں سے کہو بلکہ ملتِ ابراہیم پر ہو جاؤ۔ اور آج یہ لوگ مسلمان نہیں کہلا سکتے اور نہ ہی یہ ملتِ ابراہیم والے ہیں۔ اور نہ ہی اللہ کے حنیف بندے بن سکتے ہیں۔ جب تک نبی کریم ﷺ کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے اور آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع نہیں کرتے رہی بات شریعتوں کے متعدد متفرق ہونے کی تو اللہ کا فرمان ہے۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا

تم میں سے ہر ایک کے لئے دستور العمل مقرر کر دیا ہے۔ [المائدۃ: ۴۸]

شِرْعَةً: یعنی راستہ بعض علماء نے کہا ہے کہ شریعت کو شریعت اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی تشبیہ پانی کے گھاٹ کی ہے۔ جو بھی اس راہ میں چلے گا وہ یقیناً سچا ہے۔ تو وہ سیراب ہوگا اور پاک ہوگا۔ مِنْهَاجًا: یعنی طریقہ وراستہ واضح حق والا تاکہ احکام پر عمل ہو سکے۔ اور اوامر ونواہی کے لحاظ سے پہچان ہو سکے کہ کون فرمانبردار ہے اور کون نافرمان۔

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

لِکُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ھُمْ نَاسِکُوْهُ فَلَا یُنَازِعُنَّکَ فِی الْاَمْرِ وَ ادْعُ اِلٰی رَبِّکَ ؕ اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ

کہ ہر امت کے لئے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کردیا ہے۔ جسے وہ بجالانے والے ہیں انہیں اس بارے میں آپ سے جھگڑا نہیں کرنا چاہئے آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلایئے یقیناً آپ ہدایت پر اور حق پر ہیں۔[الحج:٦٧]

مَنْسَکًا: عبادت کرنا، ھُمْ نَاسِکُوْهُ: وہ اس کی عبادت کرتے ہیں (یعنی اس کے راستے پر چلنا) فرمان باری تعالیٰ محمد کریم ﷺ کے حق میں ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْھَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ

کہ پھر ہمنے آپ ﷺ کو دین کی (ظاہری) راہ پر قائم کردیا۔ سو آپ ﷺ اسی پر لگے رہیں۔ اور نادانوں کی خواہشات کی پیروی سے اجتناب کریں۔[الجاثیہ:١٨]

ہم نے وہ اصول جان لئے جن پر ملتیں برابر تھیں (انبیاء علیہم السلام کی دعوت میں موافقت ومطابقت میں) ایک دین ایک ملت کے لحاظ سے اور اللہ تعالیٰ کی عبودیت کے اثبات کہ وہ وحدہٗ لاشریک واحد یکتا رب ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور نبوت کا اقرار اور آخرت کا بھی اقرار، اور ایک شریعت جس میں کوئی تغیر وتبدّل نہیں ہے یہ محکم ومحفوظ ہے۔ اس میں اجتہاد و تخصیص بھی نہیں ہے۔

امالشرائع:

شریعتیں مختلف انواع واقسام میں ہوتی ہیں۔ جن کا نسخ وتبدیل ہوتا رہا ہے۔ اور ہر ایک رسول کی شریعت دوسرے رسول کی شریعت سے مختلف ہوتی ہے کلی طور پر یا مختلف امور میں یا کچھ چیزوں میں اس کے خلاف ہوتی ہے۔ اور یہاں یہ تعبدّی حکم ہے۔ شریعت کے بارے میں جب ایک رسول کی وفات ہوتی ہے تو دوسرے رسول کی شریعت پہلے رسول کی شریعت کو منسوخ کردیتی ہے۔ یہ تبدل ایسے بھی ہوتا رہا بعض جزئیات میں وقتی طور پر، کیفیت یا مقدار میں یا سختی سے آسانی میں حکم ہوتا ہے۔ یا اس کے اُلٹ بھی اور شریعت میں حکم ہوتا ہے............................ اور اس طرح احکام شریعت قولی، عملی لحاظ سے بیان کرنا اور اوامر ونواہی میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ تشریعی امر کی حکمت کو جانتا ہے۔ کہ ہر امت میں قائم کرنا، ان کے زمانوں میں احوال وطبائع کے لحاظ سے، قوت وضعف کے اعتبار سے مستقل شریعت کے طور پر یا تغیر وتنسیخ بھی، اس اعتبار سے شریعت کے ابواب مرتب ہوتے ہیں۔ عبادت، معاملات، نکاح، طلاق، حدود، ایمان، نذور قضاء میں یہ فروع میں ان کا مرجع ایک دین وملت ہے۔ اس لیے یہ اسلام میں آخری شریعت ہے۔ اس میں قولی، عملی، اوامر ونواہی بیان کردیئے گئے ہیں۔ جو کہ مستقل ہیں۔ یہ آخری شریعت من عنداللہ ہے جو تمام سابقہ شریعتوں کو منسوخ کرتی ہے اور اب کچھ مزید وضاحت کرتے ہیں یعنی جامع ایمان کی حقیقت یہ ہے۔ اللہ، کتاب، رُسُل پر ایمان ہو۔ اس میں اہلِ کتاب (یہود ونصاریٰ نے ایمان کے تین ارکان توڑ ڈالے ہیں۔

پہلا رکن جو یہود ونصاریٰ نے توڑا ہے وہ ہے ایمان باللہ تعالیٰ:

آدم علیہ السلام کی بنیاد توحید پر تھی۔ جو کہ مقصود ہے جس کے لئے پیدا کئے گئے تھے اور جس کا حکم انبیاء علیہم السلام کو دیا گیا۔ اور انبیاء علیہم السلام نے اس کو بیان کیا۔ کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو الٰہ نہ مانو۔ لوگ اسی بنیاد پر تھے، سارے اسلام، توحید، اخلاص، فطرت، سداد، استقامت، ایک امت ایک دین ایک شریعت اور ایک معبود پر تھے۔ اور ہمارے باپ ابوالبشر آدم علیہ السلام سے لے کر عہدِ نوح علیہ السلام سے کچھ عرصہ پہلے سب ہدایت، شریعت حق پر تھے، محض نبی کی اتباع کی بنا پر انہیں یہ شرف وعزت حاصل تھی۔ پہلا شرک قوم نوح علیہ السلام میں واقع ہوا، انہوں نے قبور کے بارے میں غلو کیا۔ پھر شیطان کی سازشوں کا شکار ہوئے۔ جس کے باعث اختلاف ہوا لوگوں کے درمیان یہ تباہی کا پیش خیمہ تھا۔ انبیاء علیہم السلام نے جو توحید کی راہ پر چلانے کی کوشش کی تھی۔ اس کو چھوڑ دیا۔ اور مُردوں کے بارے میں اس قدر تعظیم کرنے لگے کہ شرک کی دلدل میں گھر گئے اس وقت لوگ منقسم ہوئے۔ موٴحدین مشرکین۔ اسی طرح شیطان نے لوگوں کے درمیان انبیاء علیہم السلام کی سنت واتباع کو چھوڑنے کے وسوسے ڈالے اور کامیاب ہوا۔ پھر لوگوں نے اپنے مُردوں کو مشکل کشا بنانا شروع کیا۔ ان کی قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنے لگے۔ پھر ان کی تصاویر وتماثیل بنانے لگے۔ اور ان کی عبادت کرنے لگے۔ یہ قومِ نوح علیہ السلام کے مشرکین تھے۔ یہ پہلی قسم تھی مشرکوں کے شرک کی۔ یہ شرک کا آغاز تھا جو اوّلاً زمین پر شروع کیا گیا اور نوح علیہ السلام وہ پہلے رسول ہیں۔ جو

مشرکین کی طرف مبعوث کیے گئے۔

اللہ نے اس بارے میں فرمایا:

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا١ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا

کہا ان لوگوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ودّ اور سواع اور یغوث و یعوق کو اور نہ ہی نسر کو چھوڑنا۔[نوح:۲۳]

دوّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر، ان کے نیک بندوں کے نام تھے۔جب یہ سب فوت ہوگئے۔تو لوگ ان کی قبور پر مجاور و معتکف بن بیٹھے۔ان کی تصاویر و تماثیل بنا کر ان کی عبادت کرنے لگے۔یہ پہلی عبادت ہے جو بتوں کی عبادت تھی۔پھر یہ بت ملک عرب میں منتقل ہونے لگے۔تو شرک کو مزید وسعت ملی یہ محض ان کی خواہشات وشبہات تھے۔جو شیطان نے بڑے خوبصورت انداز میں ان کے دلوں میں ڈالے۔اس کے ساتھ ساتھ باطل قیاس وفلسفے نے جنم لینا شروع کیا۔صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے:''یہ قوم نوح کے نیک آدمیوں کے نام تھے۔جب یہ مر گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے لوگوں میں وسوسے ڈالے۔کہ ان کی مورتیاں بنا کر مجالس ومحافل کے مقام پر نصب کریں۔ان کو وہ بت کہتے تھے۔ان کے وہی نام تھے جوان بزرگوں کے تھے۔انہوں نے ان کی عبادت تو نہ کی۔لیکن جب یہ مورتیاں بنانے والے مر گئے اور علم باقی نہ رہا۔تو ان کی عبادت شروع ہوگئی۔جب بتوں، طاغوتوں کی عبادت شروع کی گئی۔اور لوگوں میں گمراہی اور کفر پھیل گیا تو اللہ نے اپنی خاص رحمت سے روئے زمین پر پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ان کا شجرۂ نسب یہ ہے۔ نوح بن لاهک بن متوشلخ بن اخنوح (یعنی ادریس علیہ السلام) بن یرد بن مهلابیل اولاد قینن بن انوش بن نبی الله شیث علیہ السلام ابن آدم أبي بشر علیہ السلام۔اور سیدنا آدم ونوح علیہما السلام کا درمیانی عرصہ دس قرن ہے۔سب کے سب لوگ اسلام پر تھے۔جیسا کہ بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال قیام فرمایا۔اور لوگوں کو ایک الٰہ برحق کی عبادت کی دعوت دیتے رہے۔اور باقی ہر ایک عبادت سے روکتے رہے۔لیکن جب نوح علیہ السلام کو احساس ہوا کہ اب ایمان والوں کے بعد اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔تو ان کے لئے انہوں نے بددعا کی۔اللہ نے ان کی قوم کو غرق کر دیا۔اور پھر رسولوں کا سلسلہ شروع ہوا۔اللہ نے قرآن مجید میں ان کا ذکر فرمایا۔

ھود علیہ السلام: کو اللہ تعالیٰ نے علاقہ احقاف اور حضرموت جو یمن کے قریب ہے۔اس قوم میں مبعوث فرمایا اور یہ عربی النسل نبی تھے۔اور یہ عادِ اولیٰ ہیں۔اور یہ پہلے لوگ ہیں۔جنہوں نے طوفانِ نوح کے بعد بتوں کی عبادت کی۔جیسا کہ اللہ نے فرمایا: سورۃ الشعراء:۱۲۳-۱۴۰۔سورۃ حٰم السجدۃ:۱۵-۱۶۔سورۃ الاعراف:۶۵-۷۲۔سورۃ الھود:۵۰-۶۰ اور سورۃ الاحقاف:۲۱-۲۵ میں ارشاد فرمایا ان کے علاوہ اور بہت سی سورتوں میں ان کا تذکرہ کیا۔

سیدنا صالح علیہ السلام: یہ دوسرے نبی ہیں جو کہ عربی النسل ہیں۔جو قومِ ثمود کی طرف مبعوث ہوئے۔اللہ نے ان کی قوم کی حالت وکیفیت اور اونٹنی کو مارنے کا ذکر اور بتوں کی عبادت کا ذکر کئی ایک سورتوں میں ذکر فرمایا۔جیسا کہ سورۃ الحجر میں ہے۔ستاروں کی عبادت روئے زمین پر سب سے پہلے قوم ابراہیم علیہ السلام کا شرک تھا۔لیکن جب شرک پھیلا اور جدید طریقے ایجاد ہوئے۔بے دینوں، صابئہ نے حران کے علاقے میں اور مشرکین نے چاند، سورج، ستاروں کی عبادت کی اور بتوں کی عبادت بابل میں۔جب نمرودوں، فرعونوں کی حکومت۔مشرق ومغرب میں پھیلی اور یہ شرک کی دوسری قسم تھی۔کہ ستاروں کی عبادت کرنا یہ آسمان کا شرک تھا۔یہ مشرکینِ قوم نوح علیہ السلام کے بعد تھی۔لیکن روئے زمین پر صرف ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سارہ اور لوط علیہما السلام مسلمان تھے۔باقی سب کافر تھے۔اور نبی لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امام الحنفاء ابوالانبیاء رسول بنا کر خالص دین کی بنیاد پر اور کلمہ باقیہ کی بنیاد پر بابل کے علاقے میں مبعوث فرمایا۔اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو فتنوں اور آزمائشوں کے دور میں استقامت بخشی اور انہوں نے شرک وکفر کا قلع قمع کیا۔بچپن ہی سے ان کو اللہ نے رشد وہدایت سے نوازا اور پھر رسول بنایا۔بڑھاپے میں اپنا خلیل بنایا اللہ نے کئی سورتوں میں ابراہیم علیہ السلام اور ان کے باپ آذر کی باہمی گفتگو ومکالمے کا ذکر فرمایا۔اور خاص سورۃ ابراہیم علیہ السلام میں ہے۔جب ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کی عبادت کا ردّ کیا اور بتوں کی تحقیر وتنقیص وتکفیر کی۔اور بابل کے بادشاہ سے مناظرہ کیا جو نمرود بن کنعان کے نام سے ملقب تھا۔اللہ نے نمرود کو ایک مچھر کے ذریعے ہلاک وبرباد کیا اور پھر ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی پھر مصر کی طرف گئے۔اور سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو دو صالح فرزند عطا فرمائے۔اسماعیل علیہ السلام ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے اور اسحاق علیہ السلام سارہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے عطا فرمائے سارہ رضی اللہ عنہا ان کے چچا کی بیٹی تھی

۔اور جب حاجرہ وسارہ رضی اللہ عنہما میں عورتوں والی غیرت رونما ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام نے حاجرہ رضی اللہ عنہا اور اسماعیل علیہ السلام کو لے کر مکہ کی طرف ہجرت کی۔اور اللہ نے ان کی حفاظت فرمائی۔اور بلادِ حرم میں آبِ زمزم کا چشمہ جاری فرمایا۔پھر ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی۔اور مثالی کارنامے سرانجام دیئے۔حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ نے نبی بنایا۔ان کی بعثت چچا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ متفق تھی۔ایک وقت میں دونوں نبی تھے۔ان کی قوم کے حالات و واقعات ان کی قوم سدوم ملک شام کے علاقے میں اردن کے قریب تھی ان کی قوم کا دعوتِ توحید سے انکار کرنا۔اور بتوں کی عبادت پر اصرار کرنا اور فعل بد کی بنا پر ان کو ہلاک کر دینا اور ساتھ ہی ان کی بیوی کو ہلاک کر دینا اور لوط علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات عطا کرنا۔قرآن مجید میں تفصیلاً اس کا تذکرہ موجود ہے۔

سیدنا شعیب علیہ السلام: اللہ نے آپ کو مدین کی طرف اپنا رسول بنا کر مبعوث کیا۔آپ علیہ السلام خطیب الانبیاء کے نام سے مشہور ہیں۔ان کی قوم اصحابِ ایکہ کے نام سے مشہور تھی۔یہ لوگ ایک درخت کی پوجا کرتے تھے ان کی قوم عربی النسل مدین میں رہائش پذیر تھی جو کہ شام کے اطراف واکناف میں واقع ہے۔اسی طرح اولادِ ابراہیم علیہ السلام سے پے در پے انبیاء ورسل مبعوث ہوتے رہے۔آپ علیہ السلام کی اولاد اسماعیل واسحاق علیہما السلام دونوں بھائی تھے اور دونوں نبی تھے۔اور اسماعیل علیہ السلام سے امام الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اسحاق علیہ السلام کو شام۔خران اور ارد گرد میں مبعوث کیا گیا۔ان کی اولاد سے عیص اور نسلِ عیص سے ایوب علیہ السلام نبی تھے۔اور نبی اسحاق علیہ السلام کی نسل سے ذوالکفل تھے امام ابن کثیر رحمہ اللہ کے نزدیک یہ بھی نبی تھے۔اور فرماتے ہیں کہ یہ ابنِ ایوب علیہ السلام تھے۔دونوں کو اللہ نے نبی بنا کر مبعوث کیا یہ دونوں اہلِ دمشق۔شام میں مبعوث ہو کر آئے۔اور ان کی اولاد سے یعقوب نبی اللہ اور یہ اسرائیل ہیں اور بنی اسرائیل ان کی طرف منسوب ہیں۔اس کے بعد بنی اسرائیل میں پے در پے انبیاء ورسل مبعوث ہو کر آئے۔مثلاً یوسف علیہ السلام۔موسیٰ علیہ السلام۔ھارون علیہ السلام۔الیاس علیہ السلام۔الیسع علیہ السلام۔یونس علیہ السلام۔داؤد علیہ السلام۔سلیمان علیہ السلام۔یحیٰ علیہ السلام۔زکریا علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تھے۔اس کے بعد خاتم الانبیاء علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔آپ سے پہلے بنی اسرائیل کے آخری نبی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تھے۔

عرب میں پہلا شرک دو طرح کا ہوا

شرک کی دو اقسام: ①: قبور کی عبادت۔ ②: ستاروں کی عبادت

① قبور کی عبادت: اور ستاروں کی عبادت زمین پر پھیل گئی۔حالانکہ جزیرہ عرب میں لوگ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کے وارث تھے۔لیکن جب عمرو بن یحیٰ خزاعی نے شام کی طرف بدترین سفر کیا۔اس نے دیکھا کہ جگہ جگہ بت نصب ہیں۔جن سے حاجت روائی ومشکل کشائی کی دعائیں کی جاتی ہیں۔تو یہ بدبخت مکہ میں بت لے آیا کیونکہ قریش سے پہلے قبیلہ خزاعہ کے پاس مکہ کی ذمہ داری تھی اور یہ عمرو بدبخت قبیلہ خزاعہ کا سردار تھا۔یہ پہلا شخص ہے۔جس نے دینِ اسماعیل علیہ السلام بدل ڈالا۔اور ملت ابراہیم سے انحراف کیا۔اور اس نے بیت اللہ میں بت نصب کئے مثلاً صائبہ۔بحیرہ۔وصیلہ۔حام وغیرہ۔یہ سلسلہ عمرو بن خزاعی نے شروع کیا۔

بحیرۃ: وہ جانور جس کا دودھ دوھنا چھوڑ دیا جاتا تھا۔اور کہا جاتا تھا کہ صرف بتوں کے لئے ہے چنانچہ کوئی شخص اس کے تھنوں کو ہاتھ نہ لگاتا تھا۔

سائبۃ: وہ جانور جن کو بتوں کے لئے آزاد چھوڑ دیتے تھے۔اسے سواری اور باربرداری کے لئے استعمال نہیں کرتے۔

وصیلۃ: وہ اونٹنی جس کے پہلی مرتبہ کسی نر سے تفریق نہیں ہوئی ایسی اونٹنی کو بھی وہ بتوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔

حام: وہ نر اونٹ جس کی نسل سے کئی ایک بچے ہو چکے ہوتے تو اس سے بھی سواری وباربرداری کا کام نہیں لیتے تھے۔اور اسے بھی بتوں کے لئے آزاد چھوڑ دیتے تھے اور اس کو حامی بھی کہتے ہیں۔

سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور آزاد چھوڑنے کا سلسلہ ملعون عامر خزاعی نے شروع کیا تھا جس کا بدانجام یہ ہوا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔ [بخاری تفسیر سورۃ المائدہ]

یہاں سے لوگوں نے خاص کر عربوں نے بت حاصل کئے۔ان کا سب سے محترم بت مناۃ تھا۔پھر لات بت جو طائف کے پاس تھا یہ مربع شکل کی ایک چٹان تھی۔اس کے نام پر لوگ ستو گھول کر لوگوں کو پلاتے تھے۔

عزّیٰ بت: یہ وادئ نخلہ میں نصب تھا۔یہ مکہ سے باہر شرقی جانب کے لوگوں کے لئے بڑا محترم ومعزز شمار کیا جاتا تھا پھر جزیرۂ عرب میں بت پھیلے اور ہر ایک

قبیلہ نے الگ الگ اپنا بت منتخب کرلیا۔ درخت، پتھر، کھجور کا درخت، اس طرح کعبہ کے اندر تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ بلکہ ہر گھر والوں نے اپنے گھر میں ایک بت بنا رکھا تھا۔ مجوس، صابئہ آگ ستاروں کی پرستش کرتے ان کا معبد خانہ فارس میں تھا۔ اور کچھ لوگ حیوانات اور فرشتوں کی عبادت کرتے۔ اور کچھ کا نظریہ یہ تھا کہ ہمارے ربّ دو ہیں۔ یہ مجوسی آتش پرست جو کہ مشرکین مکہ وعرب سے بھی زیادہ گندے عقیدے کی بنا پر غلیظ تھے۔ کیونکہ انہوں نے روشنی، آگ، پانی، مٹی، کو بڑا عظیم ومعزز سمجھا اور ان کی عبادت کی۔ ان کے علاوہ اور بھی قومیں جیسا کہ صابئہ، دہریہ، فلاسفہ، ملحد وغیرہ۔ ان کے عقائد ومذاہب جو کہ شرکیہ قومیں تھیں ان کے عقائد بھی انتہائی گندے تھے۔ اغاثۃ اللفہان میں امام ابن قیم رحمہ اللہ نے بڑی نفیس حقائق پر مبنی بحث کی ہے۔

خاتم الانبیاء ﷺ کی بعثت

جب لوگوں میں شرک بت پرستی، بدعات وخرافات اور ضلالت وگمراہی عام ہوگئی تو اللہ نے محمد کریم ﷺ کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور خاتم الانبیاء ﷺ والمرسلین کا اعزاز بخشا اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے آپ ﷺ کی بعثت کی بشارت وخوشخبری دی۔ آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی دعوت دینِ ابراہیمی کی دعوت تھی۔ اور ان کا دین خالص توحید پر مبنی تھا۔ آسمانی وزمینی شرک سے پاک تھا۔ اور آپ ﷺ نے ایسے تمام راستے مسدود کر دیئے تھے۔ اور قبروں کو مساجد بنانے سے منع کیا گیا۔ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا اور شرکِ زمینی کا سدِّ باب کیا۔ اور تعظیم موتی جو قومِ نوح علیہ السلام میں رائج تھا۔ اس کا خاتمہ کیا اور طلوعِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کیا۔ تاکہ آسمانی شرک کا سدِّ باب کیا جاسکے۔ ستاروں کی پرستش قومِ ابراہیم علیہ السلام میں کی جاتی تھی۔

[مجموع الفتاویٰ: ص ۶۱۲-۶۱۳]۔

خلاصہ:

بے شک جنوں، انسانوں کا اللہ پر ایمان لانا ہی اللہ کو مطلوب ومقصود ہے۔ اور یہ ایمان پختہ ومضبوط عقیدے کے ساتھ متحقق ہوتا ہے۔ کہ اللہ ہی ربِّ کائنات ہے۔ جو سب کا خالق ومالک ہے اور اللہ تعالیٰ کمال جلال، اعلیٰ وارفع صفات علیا سے متصف ہے۔ اور رکوع وسجود وقیام وقعود وعبادت وریاضت سب اللہ کے لئے ہے۔ اور یہ علمی وعملی اعتبار سے ایمان ثابت ہوتا ہے۔ اور ایمان صرف اتباعِ محمد ﷺ کے ساتھ متحقق ہوتا ہے۔ لیکن ایمان ایسا نہیں ہوتا کہ بعض جاہلوں وفاسقوں کا زعمِ باطل وفاسد ہے۔ کہ ایمان باللہ کے وجود ربوبیت کو مان لینے کا نام ہے۔ چاہے اسماء وصفات کو نہ بھی تسلیم کیا جائے۔ اور عبادت میں اگرچہ توحید خالص بھی نہ ہو۔ اور رسول کریم ﷺ کی اتباع بھی نہ ہو، ہمارا ایمان مکمل ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کو باطل وفاسد کے ساتھ جوڑنے کی رائے وفکر غلیظ کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ ہمارا اسلام جس کی بنیاد عقیدہ توحید پر قائم ہے۔ اور یہ ہر محرّف ومبدّل دین سے مبرّا ہے۔ لیکن ایمان کو توڑنے اور باطل کر دینے والی بکواس کرتے ہیں۔ ان باتوں سے ایمان والوں کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

نواقضِ الایمان یعنی ایمان کو توڑنے والے امور

❁ یہودیوں کا اللہ پر ایمان نہیں ہے:

اس لئے یہود الحاد وفساد اور غرور وتکبر کا گہوارہ ہیں۔ اور اللہ کے بارے میں خرافات وہفوات بکتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کی باتوں سے بلند وبالا ہے۔ اور ان کے الحادی وفسادی عقیدے کے بارے میں قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں۔

اللہ کا فرمان یہودیوں کے بارے میں:

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ

اللہ نے سن لی ان لوگوں کی بات جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ فقیر اور ہم غنی (مالدار) ہیں۔ [آل عمران: ۱۸۱]

اللہ کا فرمان ہے:

وَ قَالَتِ الْیَھُوْدُ یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ ؕ غُلَّتْ اَیْدِیْھِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ ؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ طُغْیَانًا وَّ کُفْرًا ؕ وَ اَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ؕ کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَھَا اللّٰہُ ۙ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَ اللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ.

اور یہودیوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ بلکہ یہودیوں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ اور ان کے قول کی وجہ سے ان پر لعنت و پھٹکار کی گئی۔ بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اور جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اتارا جاتا ہے وہ ان میں سے اکثر کو تو سرکشی میں اور کفر میں اور بڑھا دیتا ہے اور ہم نے ان میں آپس کے اندر قیامت تک کے لئے عداوت و بغض ڈال دیا ہے۔ اور وہ جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے۔ یہ ملک بھر میں فساد و شر پھیلاتے پھرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فسادیوں سے محبت نہیں کرتا۔ [المائدۃ:٦٤]

اللہ کا فرمان ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا

جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔ یقین مانو کہ یہ یقیناً اصل کافر ہیں۔ [النساء:١٥٠-١٥١]

❁ عیسائیوں کا بھی اللہ پر ایمان نہیں ہے:

عیسائی یہ ثلثہ (تین ربوں کے پجاری) صلیب کے پجاری انہوں نے اللہ کو گالیاں دیں۔ جو کہ کسی انسان کو زیبا و جائز نہیں۔ اللہ نے ان کی ذلت و رسوائی قرآن میں بیان فرمائی۔

اللہ کا فرمان ہے:

وَ قَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ ۚ یُضَاھِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ ۚ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ. اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَ رُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۚ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰھًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ.

یہودی کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ اور عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ قول صرف ان کے منہ کی بات ہے۔ اگلے منکروں کی بات یہ بھی نقل کرنے لگے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹائے جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنالیا ہے۔ اور مریم کے بیٹے مسیح کو۔ حالانکہ ان کو صرف ایک اکیلے اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ پاک ہے ان کے شریک ٹھہرانے سے۔ [التوبۃ:٣٠-٣١]

اللہ کا فرمان ہے:

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ

بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جن کا قول ہے کہ عیسیٰ بن مریم اللہ ہی ہے۔ [المائدۃ:٧٢]

اللہ کا فرمان ہے:

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ٘ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

اے اہل کتاب اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ۔ اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو۔ مسیح عیسیٰ بن مریم صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم کی طرف ڈال دیا تھا۔ اور اس کے پاس کی روح ہیں۔ اس لئے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو۔ اور یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تین ہیں۔ اس سے باز آ جاؤ۔ اسی میں تمہارے لئے بہتری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ ایک اکیلا ہے۔ اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ اس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے کارساز۔ [النساء:۱۷۱]

دوسرا بنیادی رکن جس پر یہود و نصاریٰ کا ایمان نہیں

✽ آسمانی کتابوں پر ایمان:

ایمان کے ارکان عقیدے کی بنیاد سے ہیں۔ ایمان لانا انبیاء و رسل پر، آسمانی کتابوں پر اور قرآن مجید نزول کے اعتبار سے آخری کتاب ہے۔ اس کتاب کو اللہ کی طرف سے جبرائیل امین علیہ السلام لے کر آئے محمد کریم ﷺ پر۔ یہ کتاب پہلی کتب توراۃ، زبور، انجیل کو منسوخ کرنے والی ہے۔ اور یہ محافظ و نگران کتاب ہے۔ اس کی تلاوت و اتباع باعث اجر و ثواب ہے اور اس کا انکار کرنا باعث عذاب ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ

اور تمام فرقوں میں جو بھی اس کا منکر ہوا۔ اس کے آخری وعدے کی جگہ جہنم ہے۔ [ھود:۱۷]

اور عقائد کی حقیقت یہ کہ اس کا بیان بھی متعین ہے۔ شریعتِ اسلام کے سبب جو کتابیں منسوخ ہوئیں وہ توراۃ و انجیل ہیں۔ کیونکہ ان میں تحریف و تبدیلی، کمی و زیادتی، اور بھول چوک ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ و انجیل کے بارے میں فرمایا ہے:

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ان پر اپنی لعنت نازل فرمائی۔ اور ان کے دل سخت کر دیئے کہ وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی۔ اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے ہیں ان کی ایک نہ ایک خیانت پر تجھے اطلاع ملتی ہی رہے گی۔ پس کچھ ان میں سے ان جیسے نہیں ہیں۔ آپ انہیں معاف کرتے جائیں اور درگزر فرمائیں۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ [المائدۃ:۱۳]

✽ اللہ کا انجیل کے بارے میں فرمان:

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ.

اور جو اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں ہم نے ان سے بھی عہد و پیمان لیا ہے انہوں نے بھی اس کا بڑا حصہ فراموش کر دیا۔ جو انہیں نصیحت کی گئی تھی۔ تو ہم نے بھی ان کی آپس میں بغض و عداوت ڈال دی۔ جو تا قیامت رہے گی۔ اور جو کچھ یہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو بتا دے گا۔ [المائدۃ:۱۴]

اور آج جو یہود و نصاریٰ کے پاس توراۃ و متعدد انجیلیں ہیں۔ توراۃ کے پارے اور بائیبل کے ابواب کی تعداد دس تک پہنچ چکی ہے۔ اور یہ بالکل وہی توراۃ نہیں جو

موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی ۔اور یہ بالکل وہی انجیل بھی نہیں جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر نازل ہوئی تھی ۔ کیونکہ ان کی اسناد میں انقطاع اور تحریف وتبدل شامل ہے ۔اور اغلاط وتبدل شامل ہے ۔اور اغلاط واختلاف بھی موجود ہے ۔اور اہلِ کتاب کا آپس میں کتابوں کے بارے میں اختلاف واضطراب شامل ہے ۔خود یہ ایک دوسرے کی کتابوں کو غلط قرار دیتے ہیں اگر ان کتابوں میں کچھ صحیح بھی ہے تو وہ اسلام کی وجہ سے منسوخ ہے ۔ جو اس کے علاوہ کتاب میں مود ہے ۔ وہ تحریف وتبدیل شدہ ہے اس لئے اس کا دائرہ کار اختلاف واضطراب پر مبنی ہے ۔لہٰذا یہ کلیۃً وحی الہامی کتاب نہیں ۔ بلکہ متأخرین نے کتابیں تالیف کیں محض وعظ ونصیحت کی غرض سے ۔اللہ کی قسم یہودیوں کے ہاتھ میں موجود توراۃ اصلی توراۃ نہیں ۔ جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ۔اور عیسائیوں کے ہاتھ میں موجود اناجیل بھی اصلی اناجیل نہیں جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر نازل ہوئی تھیں ۔ کیونکہ یہ بات تو محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں توراۃ کے کچھ اوراق ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غضبناک ہو کر فرمایا اے خطاب کے بیٹے ! جو میں صاف شفاف شریعت لے کر آیا ہوں ۔ کیا تجھے اس میں شک ہے ۔اگر موسیٰ نبی زندہ ہو کر آجائیں ۔تو وہ بھی میری اتباع کرے گا ۔ [دارمی ۔احمد]

اس دلیل کی بنا پر یہود ونصاریٰ کا ایمان ختم ہو گیا ۔اس لئے کہ یہود ونصاریٰ نے ایمان کو قبول ہی نہیں کیا انہوں نے عقید وایمان کا اقرار بھی نہیں کیا ۔لیکن اہل ایمان نے ایمان کے لوازمات کو کماحقہٗ صدق دل سے قبول کیا ۔امت الغضب یہود ہیں ۔امت الضلال امت گمراہ عیسائی ہیں ۔انہوں نے کفر کیا ۔قرآن کو تسلیم نہیں کیا اور پہلی کتابوں کو منسوخ بھی نہیں مانتے ۔ جو توراۃ وانجیل ان کے پاس ہے ۔پس ان کی طرف اپنے دین کی نسبت کرتے ہیں ۔حالانکہ ان میں تحریف وتبدل ،اغلاط واختلاف موجود ہے ۔اور یہ اللہ پر بہتان تراشی کرتے ہیں اور فعل قبیح وشنیع کے ارتکاب کا الزام انبیاء پر لگاتے ہیں ان کی وہ خرافات اور ہفوات جو انبیاء کے بارے میں ان کی زبانوں سے سننے میں آتی ہیں ۔جن کو یہ دلائل ونصوص (باطلہ) سے پیش کرتے ہیں جن کی بنا پر ان کا ایمان ختم ہو چکا ہے ،ٹوٹ چکا ہے ،یہود ونصاریٰ کے خیالات رکیکہ وژولیدہ ،خرافات ولغویات درج ذیل ہیں ۔ان سے دوستی کرنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ: (نقلِ کفر ،کفر نباشد) ملاحظہ فرمائیں ۔

- نبی سلیمان علیہ السلام نے بتوں کی عبادت کی ۔اور یہودیوں نے کہا کہ یہ مرتد ہیں ۔جیسا کہ باب سفر الملوک الاول الاصحاح میں ۔ بائیبل آیت نمبر ۱۱ باب ۵
- یہودیوں نے کہا کہ ہارون علیہ السلام نے بچھڑا بنایا ۔اور اس کی عبادت کی ۔جیسا کہ اصحاح کی آیت نمبر ۳۲ باب نمبر ۱ سفر الخروج (حالانکہ یہ عمل جادوگر سامری نے کیا تھا اور ہارون نبی علیہ السلام نے روکا تھا ۔قرآن پاک میں یہ سارا قصہ موجود ہے ۔
- یہودیوں نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی سارہ کو بادشاہ وقت کو پیش کیا ۔تا کہ خیر حاصل کر لیں ۔جیسا کہ صحاح بائیبل میں باب نمبر ۱۴ من سفر التکوین آیت نمبر ۱۲ میں موجود ہے ۔
- یہودیوں نے نبی لوط علیہ السلام کے بارے میں کہا ۔ کہ لوط نے شراب پی لی ۔ پھر ان پر نشہ طاری ہوا ۔تو پھر انہوں نے اپنی بیٹی سے زنا کیا (العیاذ باللہ) جیسا کہ سفر التکوین اصحاح بائیبل آیت نمبر ۱۹ باب نمبر ۳۰ میں موجود ہے ۔
- یہودیوں نے کہا کہ داؤد نبی نے زنا کیا ۔تو سلیمان نبی پیدا ہوئے ۔جیسا سفر صموئیل الثانی بائیبل آیت نمبر ۱۱ باب ۱۱ میں موجود ہے ۔
- اور عیسائیوں نے کہا کہ تمام بنی اسرائیلی نبی چور تھے ۔جیسا کہ یسوع مسیح کی گواہی ان کے بارے میں جود ہے ۔انجیل یوحنا ۔بائیبل آیت نمبر ۱۰ باب نمبر ۸ میں موجو ہے ۔
- عیسائیوں نے کہا کہ سلیمان داؤد کا دادا فارض ہے ۔جو کہ نسلِ یہوذا ابن یعقوب سے ہے ۔جو کہ نسلِ زنا ہے جیسا کہ انجیل متّٰی بائیبل آیت نمبر ۱ باب ۱۰ میں موجود ہے ۔(العیاذ باللہ من ہفواتہم)

یہ امتِ مغضوبہ اور یہ امتِ ضلال امتِ تثلیث ،جنہوں نے انبیاء ورسل پر تہمت والزام تراشی کی ۔اور ان کی طرف انتہائی بُری باتوں کی نسبت کی ۔جن سے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے ۔اور اپنے آپ کو یہ کہتے ہیں ۔کہ ہم توراۃ ،انجیل کو مانتے ہیں ۔اللہ کی قسم یہ جھوٹے ہیں لعنتی ہیں ۔ان کا ارتداد دو طرح سے ہے ۔

① وحی کے اعتبار سے ۔ ② انبیاء ورسل پہ کذب بیانی کے اعتبار سے

یہ کیسے مسلمین وموحدین کو ایک ہونے کی اور باہمی اتحاد کی دعوت دیتے ہیں حالانکہ مسلمان تو انبیاء ورسل کو محترم ومکرم ،افضل وبرتر اور مقدس ترین ہستیاں سمجھتے

ہیں۔کیا ان کافرۃ ومغضوبہ قوموں کے ساتھ اتحاد ودوستی ہوسکتی ہے۔جن کا ایمان نہ کتابوں پر ہے اور نہ ہی رسولوں پر۔اسلام کے دعویدار حیا وشرم کیوں محسوس نہیں کرتے۔جو توراۃ وانجیل (مبدل شدہ) اور اسفار،اصحاحات جومحرف ومبدل شدہ ہیں۔ان مفتریہ کتابوں کے ساتھ اللہ کی مقدس کتاب قرآن کریم کو طبع کروا کر شائع کراتے ہیں۔سزا وعقاب کے اعتبار سے یہ بہت بڑا جرم اور غلطی ہے۔اور جو ان کتابوں کو صحیح تسلیم کرتا ہے وہ کافر ومرتد ہے اور اسلام سے خارج ہے۔

③ یہود ونصاریٰ کا انبیاء ورسل پر ایمان نہیں۔

ایمان وعقائد میں رسولوں پر ایمان بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ایسا جامع ایمان ہو۔کہ کسی نبی میں ایمان وعقائد میں رسولوں کی تصدیق اور ان کی شایان شان عظمت شامل ہو۔جیسا کہ اللہ نے انبیاء کا حق مشروع فرمایا اور ان کی اطاعت میں اور جن امور کے لئے مبعوث کئے گئے مثلاً امر،نہی،ترغیب وترہیب اور جو کچھ بھی تمام رسول لے کر آئے۔اور یہ دین کی بنیاد وضروری بات معلوم ہے کہ تمام انبیاء ورسل پر ایمان لانا جملۃً تفصیلاً۔جن کی خبر اللہ نے بیان کی اور جن کی خبر بیان نہیں کی اور انبیائے کرام کی تعداد بہت زیادہ ہے۔جیسا کہ حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار انبیاء اور رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے۔

اور جن کا اللہ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا وہ پچیس ہیں۔پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں۔کچھ نے کہا بلکہ نبی ورسول ہیں اور پہلے نبی ورسول نوح علیہ السلام ہیں اور آخری نبی ورسول محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر ذکر فرمایا۔سات یہ ہیں۔آدم۔ہود۔صالح۔شعیب۔اسماعیل۔ادریس۔ذوالکفل۔محمد علیہم السلام۔اور سورۃ انعام میں اٹھارہ پیغمبروں کا ذکر فرمایا۔ابراہیم۔اسحاق۔یعقوب۔نوح۔داؤد۔سلیمان۔ایوب۔یوسف۔موسیٰ۔ھارون۔زکریا۔یحییٰ۔عیسیٰ بن مریم۔الیاس۔اسماعیل۔الیسع۔یونس۔لوط علیہم السلام۔اور ان میں سے پانچ اولوالعزم رسول ہیں۔جن کا ذکر قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا.

جبکہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور بالخصوص آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے پختہ عہد لیا۔[الاحزاب:۷]

اور ان میں سے چار عرب ہیں۔ھود،صالح،شعیب،محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔بعض نے ان ناموں کا مجموعہ ''شھـــصـــم'' اللہ تعالیٰ نے یعقوب کی اولاد کا نام اسباط ذکر کیا ہے۔یوسف علیہ السلام کے علاوہ اور کسی کا نام ذکر نہیں کیا۔حالانکہ یعقوب نبی کے بارہ بیٹے تھے۔ان میں صرف یوسف نبی تھے۔اور ابن کثیر نے تاریخ ابن کثیر میں کہا ہے کہ سب بیٹے نبی تھے۔وہ آیات جن میں اسباط کا ذکر بار بار ہے اس سے مراد شعوب وقبائل بنی اسرائیل ہیں اور ان میں سے کوئی بھی نبی نہیں تھا۔اور کتاب وسنت سے ثابت ہے کہ دو نبیوں کا نام شیث بن آدم اور یوشع بن نون علیہما السلام۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔کہ تمام انبیاء بنی اسرائیل سے آئے مگر دس نہیں۔وہ یہ ہیں۔نوح۔شعیب۔ھود۔صالح۔لوط۔ابراہیم۔اسحاق۔یعقوب۔اسماعیل علیہم السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔تمام نبی ورسول آدمی،آزاد بشر تھے۔شہروں،بستیوں سے تھے ان میں نہ کوئی عورت،نہ فرشتہ اور نہ کوئی مجنون تھا۔تمام انبیاء ورسول کمال شکل وصورت میں بلند اخلاق والے قوموں میں برگزیدہ وپسندیدہ تھے۔نبیوں کو ان کی قوموں میں مبعوث کیا گیا۔پیدائش،اخلاق،حسب ونسب کے اعتبار سے بہت ہی اچھے تھے۔اور رسالت ونبوت کی ذمہ داری اٹھانے میں تبلیغ کرنے میں معصوم عن الخطاء تھے اگر کوئی بھول چوک ہوتی وہ فوراً توبہ کرتے تھے۔کسی معمولی سی لغزش پر بھی اصرار نہیں کرتے تھے۔ہر نبی کو خاص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں اور جنوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔اور ہر نبی اپنی قوم کی زبان بولنے والا ہوتا تھا۔اور اللہ نے کبھی ایک نبی اور ایک رسول اور کبھی اکٹھے دو نبی مبعوث فرمائے اور کبھی اس سے زیادہ بھی ایک وقت میں مبعوث فرمائے۔

جیسے ابراہیم ولوط علیہما السلام کو ایک وقت میں مبعوث فرمایا اسی طرح ایک وقت میں اسحاق اور اسماعیل علیہما السلام کو مبعوث فرمایا،اور یعقوب ویوسف علیہما السلام کو نبی بنایا۔اور اسی ایک وقت میں موسیٰ وہارون علیہما السلام کو مبعوث فرمایا۔اور یہ بھی کہا گیا کہ شعیب علیہ السلام جنہوں نے اپنی بیٹی کی شادی موسیٰ علیہ السلام سے کی۔مگر ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو غلط ثابت کیا ہے۔(الجواب الصحیح ج۲ ص ۲۴۹-۲۵۰ میں واضح کیا ہے) اللہ تعالیٰ نے ایک وقت میں داؤد اور ان کے بیٹے سلیمان علیہما السلام کو مبعوث فرمایا۔اسی طرح زکریا اور بیٹا یحییٰ علیہما السلام کو اللہ نے ایک وقت میں مبعوث فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰسٓ میں فرمایا:

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْآ اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ، قَالُوْآ مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لا وَ مَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ لا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ، قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ، وَ مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ.

اور آپ کے سامنے ایک مثال یعنی ایک بستی والوں کی مثال بیان کریں۔ جبکہ اس بستی میں ایک وقت میں کئی رسول آئے۔ یعنی تین رسول آئے۔ تینوں نے کہا ہم تمہاری طرف اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ لوگوں نے ان کی تکذیب کی۔ تم ہماری طرح عام آدمی ہو اور کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی۔ تم صریحاً جھوٹ بولتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے ذمہ واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ [یٰسین: ۱۳-۱۷]

رسول تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور ان تمام انبیاء و رسل سے افضل پانچ بڑے درجے والے رسول ہیں۔ اور محمد ﷺ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام سے افضل ہیں۔ اور تمام نبی ایک دین وملت پر متفق تھے۔ جامع ایمانی باتوں میں اللہ پر ایمان فرشتوں پر اور کتابوں پر، یومِ آخرت پر، خیر وشر کی تقدیر پر۔ ضروری ہے۔ اللہ کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ نماز، زکوٰۃ، صدقات یہ تمام عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔

تمام انبیاء و رسل کی شریعتوں کی عبادت میں مقدار، کیفیت، انواع، اوقات وتعداد کئی ایک ہیں جب خاتم الرسالت ونبوت کے ساتھ مبعوث ہوئے تو اللہ نے پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب کسی آدمی اہلِ کتاب یا غیر اہلِ کتاب کے لئے جائز وحلال نہیں کہ وہ خاتم الانبیاء محمد کریم ﷺ کی شریعت کو چھوڑ کر کسی اور شریعت کی پیروی کرے۔ اور جو ایسا کرے گا وہ کافر ہے۔ اس کا عمل رائیگاں وفضول ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

وَ قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا.

اور انہوں نے جو اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذرّوں کی طرف کر دیا۔ [الفرقان: ۲۳]

ہر مکلّف پر واجب وضروری ہے کہ وہ ہمارے نبی و رسول ﷺ پر ایمان رکھے۔ اور ان کی پیروی کرے ان کے علاوہ کسی اور کی پیروی واتباع جائز وحلال نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی بھی نبی زندہ ہوتا تو وہ بھی میری ہی پیروی کرتا۔ اللہ کا فرمان ہے:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

جو لوگ ایسے رسولؑ نبی امی کی اتباع کرتے ہیں جن کو وہ اپنے پاس توراۃ وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں بے شک آپ کی بعثت تمام جن وانس کے لئے ہے۔ [اعراف: ۱۵۷]

اللہ کا فرمان ہے:

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ.

ہم نے تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر یہ صحیح ہے کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔ [سبا: ۲۸]

اللہ کا ارشاد ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا.

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں [الاعراف: ۱۵۸]

اللہ کا فرمان ہے:

وَ اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ.

اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی بھیجا گیا ہے تا کہ میں اس قرآن کے ذریعے تم سب کو ڈراؤں۔ [الانعام: ۱۹]

اللہ کا فرمان ہے:

وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ط فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ج وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ط وَ اللّٰهُ

بَصِیْرٌ م بِالْعِبَادِ.

اور اہلِ کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ کیا تم بھی اطاعت کرتے ہو پس اگر یہ تابعدار بن جائیں تو یقیناً ہدایت والے ہیں

۔اور اگر یہ روگردانی کریں تو آپ پر صرف پہنچا دینا ہے۔ [آل عمران:۲۰]

جو ایک نبی یا رسول کا انکار کرے یا ایمان لائے بعض پر اور بعض کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔ گویا کہ اس نے اللہ کا انکار کیا۔ اور جس نے اللہ اور رسولوں کے درمیان فرق کیا۔ تو اس کو باقی رسولوں پر ایمان رکھنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہ تمام رسولوں کی ایک رسالت اور ایک ہی دین کی دعوت تھی اور شریعتیں مختلف تھیں ۔ کیونکہ ان کو مبعوث کرنے والا ایک ہے۔ ان میں سے پہلے والا دوسرے کی خوشخبری دیتا اور بعد میں آنے والا پہلے والے کی تصدیق کرتا تھا۔

اللہ کا فرمان ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ لا وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلً، اُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا.

جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اِس کے اور اُس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔ تو یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں۔ [النساء:۱۵۰-۱۵۱]

اس لئے جو محمد ﷺ کو نبی ورسول اور خاتم الانبیاء نہیں مانتا اور آپ ﷺ پر ایمان نہیں لاتا اور آپ ﷺ کی شریعت کو پہلی تمام شریعتوں کا ناسخ نہیں مانتا اور صرف محمد کریم ﷺ کی شریعت کی اتباع نہیں کرتا تو وہ کافر ہے۔ ایسا کافر کہ اس نے ربّ کے معبود ہونے کا انکار کیا اور ایسا شخص دائمی جہنمی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کا کفر بیان کیا۔ بعض رسولوں پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ یَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ.

اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ جو ہم پر اتاری گئی اس پر ہمارا ایمان ہے۔ حالانکہ اس کے بعد والی جو ان کی کتاب کی تصدیق کرتی ہے۔ [البقرۃ:۹۱]

اللہ کا فرمان ہے:

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ.

یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہیں۔ [البقرۃ:۹۰]

یہودیوں پر مقت وغضب ہوا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور محمد ﷺ کا انکار کرنے کی وجہ سے اور عیسائیوں پر غضب ہوا محمد کریم ﷺ کا انکار کرنے کی وجہ سے یہ مقت وغضب، عذاب وعقاب ان کے کفر وجحود کی وجہ سے نازل ہوا۔ لہٰذا یہ لوگ اپنے کفر وانکار کی وجہ سے جو انبیاء سے کیا دائمی جہنمی ہیں۔ اور یہ کس طرح اور کس منہ سے دینِ اسلام کے ساتھ ایک ہونے اتحاد واتفاق کی بات کرتے ہیں۔ جبکہ یہ لوگ خود بگاڑ وفساد کا شکار ہیں۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے بے شک رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

جو گواہی کہ دے کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور کلمۂ کن سے پیدا شدہ ہیں جو القاء کیا مریم کو۔ اور یہ روح اس کے پاس سے ہے۔ جنت ہے اور جہنم حق ہے۔ تو اسے اللہ جنت میں داخل کرے گا جس عمل پر بھی تھا۔

ان یہود ونصاریٰ کا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو اللہ کا بندہ کہنا یہ ان کی تعریض ہے (تعریض خلاف واقعہ کہنا دل میں کچھ ہے اور زبان پر کچھ اور) یہ ان کی اپنے دلوں کی

باتیں ہیں۔ان کا ایمان تثلیث ہے (تین الٰہ کا عقیدہ) یہ شرک ہے۔اور انہوں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو ہی خاص کیوں کیا جامع وعظیم حدیث، خبردار کوئی اتحاد ووحدت نہیں۔مسلمان جو کہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان رکھتا ہے کے درمیان اور یہود ونصاریٰ کے درمیان۔کیونکہ یہ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ورسول تسلیم نہیں کرتے۔جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں گے۔اور اگر انکار کریں تو وہ صریح اختلاف میں ہے۔اللہ عنقریب ان سے آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔ [البقرة:۱۳۷]

یہود ونصاریٰ نے بہت ہی غلیظ وقبیح چیزوں کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف کی۔مثلاً بت بنانا۔ارتداد یہ کام کرنا، زنا، شراب، جوا وغیرہ۔یہ یہود ونصاریٰ کی دشنام درازیاں ہیں۔یاد رکھئے جس نے بھی ایسی بکواس کی کسی نبی علیہ السلام کے بارے میں تو وہ کافر ہے۔اور ایسی بکواس کرنے والا ابدی جہنمی ہے۔گویا کہ یہ اللہ کا انکار کر رہا ہے، جبکہ ایسی بُری فحش چیزوں کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف کرنا یہود ونصاریٰ کا شعار اور عادت ہے۔اللہ ان کو ذلیل ورُسوا کرے ۔اور تباہ وبرباد کرے۔

ایمان کو توڑنے والی بات

انبیاء علیہم السلام میں کسی بھی نبی کی بشریت کا انکار ونفی کرنے سے ایمان ختم ہو جاتا ہے۔اس وجہ سے یہود ونصاریٰ کا ایمان ختم ہو چکا ہے۔کیونکہ یہود ونصاریٰ کی بہتان تراشی، وکذب بیانی وتحریفات سے کام لینا ان کی عادت ثانیہ ہے۔اس لئے اللہ نے قرآن مجید میں ان کی قباحت وشناعت بیان کی اور فیصلہ فرمایا کہ یہ لوگ کافر گمراہ ہیں۔فرمان الٰہی یہود ونصاریٰ کے بارے میں:

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ.

یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح' اللہ کا بیٹا ہے۔یہ قول صرف ان کے منہ کی ہی بات ہے۔اگلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے۔اللہ تعالیٰ انہیں غارت کرے۔وہ کیسے پلٹائے جاتے ہیں۔[التوبة:۳۰]

اللہ کا فرمان عیسائیوں کے متعلق:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ............لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ.

بے شک یہ لوگ کافر ہو گئے، جن کا قول ہے کہ مسیح بن مریم ہی اللہ ہے............وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔[المائدة:۷۲،۷۳]

اس شخص کا ایمان ختم ہو گیا جو یہ کہتا ہے کہ امام الانبیاء والمرسلین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل ارض، عرب وعجم، جن وانس کے نبی ورسول نہیں ہیں۔وہ ایمان والا نہیں کہلا سکتا یہود ونصاریٰ کا ایک گروہ یہ کہتا ہے۔کہ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت خاص عرب کے لئے تھی۔نہ کہ اہلِ عرض کے لئے اور نہ عرب وعجم اور جن وانس کے لئے تھی۔اور رسول برحق کی تمام رسالت کا انکار کرتے ہیں۔یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اہلِ ارض کے نبی نہ تھے۔یہ ان کا کفر وضلال ہے اور قرآن کے خلاف ان کا عقیدہ ہے۔

اللہ کا فرمان ہے:

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ.

ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر یہ صحیح ہے۔کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔[سبا:۲۸]

اس طرح کی بے شمار آیات ہیں۔صحیح مسلم میں ہے"ارسلت الی الخلق کافة و خُتم بِی النبیون " مجھے پوری مخلوق کے لئے مبعوث کیا گیا ہے اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

نتیجہ ملاحظہ فرمائیں:

۞ تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔اس نظریہ کا انکار ورد کرنا جو محرّف ومبدّل منسوخ دین کو متحد و متفق کرنا دین اسلام کے ساتھ جو سچا اور مضبوط و مستحکم دین ہے اور تحریف وتبدیلی سے مبرّا ہے۔اور پہلی شریعتوں کا ناسخ ہے اور یہ بدیہی واعتقادی اسلام کی مسلمہ بات ہے اور یہود ونصاریٰ کے مبلغین وداعیان کا خبث باطن کا حال ورویہ جو کہ یہودیت ونصرانیت کا مسلمانوں کے ساتھ واسلام کے ساتھ اتحاد ویگانت چاہتے ہیں۔ان کا ذکر اللہ نے قرآن پاک میں کیا ہے۔فرمایا:

وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖ وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ.

اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے اور جب ایمان والوں سے علیحدہ ہوتے ہیں تو غصے کی وجہ سے اپنی انگلیوں کے پورے کاٹتے ہیں۔ [آل عمران:۱۱۹]

۞ اہلِ زمین پر یہ اعتقاد رکھنا واجب کہ شریعتیں کئی ایک ہیں اور اسلام آخری شریعت ہے۔اور اس نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔اور اب کسی فرد وبشر کے لئے جائز وحلال نہیں ہے۔کہ شریعت اسلام چھوڑ کر کسی اور شریعت کے مطابق اللہ کی عبادت کرے۔اور حقیقت کو صرف اہل اسلام ہی قبول وتسلیم کرتے ہیں

امت مغضوبہ یہود: نے اس مذکورہ حقیقت کا کفر وانکار کیا ہے۔کیونکہ یہ نہ شریعتِ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور نہ ہی شریعت محمد ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔

اُمتِ ضلال نصاریٰ: عیسائیوں نے بھی اس حقیقت کا کفر وانکار کیا ہے۔کیونکہ انہوں نے بھی شریعت محمدی ﷺ کی مخالفت کی اور اس سے کفر کا راستہ اختیار کیا۔اور اس مکمل وجامع عام رسالت پر بھی یہ بدنصیب ایمان نہ لائے۔یہ دونوں کافرۃ ملتیں ہیں۔ان کا نہ ایمان نہ اتباع شریعت محمدی ﷺ پر اور نہ ہی شریعتِ محمدی ﷺ کو تمام شریعتوں کی ناسخ مانتے ہیں۔ان لوگوں نے جھوٹے ایمان کا سہارا لیا ہوا تھا۔قرآن نے ان کے سارے مصنوعی سہارے توڑ دیئے۔اور تمام پہلی کتب وصحائف کو منسوخ کر دیا۔اللہ کا ارشاد ہے:

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

جو شخص اسلام کے علاوہ اور دین تلاش کرے گا۔اس کا دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں شمار کیا جائے گا۔ [آل عمران:۸۵]

اہلِ کتاب یہود ونصاریٰ اور غیر اہلِ کتاب پر واجب ہے کہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور شہادتین کا اقرار کر کے اسلام مجمل اور مفصل پر ایمان لائیں۔اور عمل واتباع بھی شریعتِ اسلام کے مطابق کریں۔اور اسلام کے علاوہ دیگر ادیان وشریعتوں کو ترک کر دیں۔جو کہ محرّف ومبدّل ہیں۔اور ان کی طرف اپنی نسبت بھی نہ کریں اور جو اسلام میں داخل نہیں ہوتا وہ کافر ومشرک ہے۔اللہ کا فرمان ہے:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ.

اے اہلِ کتاب تم (باوجود قائل ہونے کے پھر بھی) دانستہ طور پر اللہ تعالیٰ کی آیات کا کیوں کفر کرتے ہو۔[آل عمران:۷۰]

امتِ اسلام پر واجب ہے جو کہ امت استجابہ واہلِ قبلہ ہیں۔یہ عقیدہ رکھے کہ صرف یہی اکیلی امت حق پر ہے اور سچے دینِ اسلام پر ہے۔کہ یہ ادیان میں سے آخری دین برحق اور کتب میں سے آخری کتاب قرآن مجید جو محافظ ونگران کتاب ہے۔اور محمد کریم ﷺ آخری رسول ہیں۔اور یہ شریعت محمدی ﷺ تمام پہلی شریعتوں کو منسوخ کرنے والی شریعت ہے۔اور اس شریعت کے علاوہ کسی کا کوئی عمل عنداللہ منظور مقبول نہیں ہے اور مسلمان شریعتِ الٰہی کے پیروکار ہیں جو مستقل ومحفوظ ہے جبکہ پہلی شریعتوں میں اغلاط وانحراف موجود تھا۔توراۃ،انجیل میں تحریف موجود ہے اور یہود ونصاریٰ منسوخ شریعتوں کے پیروکار ہیں۔امت مسلمہ پر اس دین محمدی کی تبلیغ واجب ہے کہ وہ ان امتوں کو اس دینِ حق کی دعوت دیں۔جو کہ کافر،یہود ونصاریٰ وغیرہ ہیں۔حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔اگر مسلمان نہ ہوں تو جزیہ ادا کریں۔اور قتال ہوگا۔اللہ کا فرمان ہے:

قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ لَايُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ لَايُحَرِّمُوۡنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَ لَا يَدِيۡنُوۡنَ دِيۡنَ الۡحَقِّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حَتّٰى يُعۡطُوا الۡجِزۡيَةَ عَنۡ يَّدٍ وَّ هُمۡ صٰغِرُوۡنَ.

ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ پر قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ شئے کو حرام نہیں جانتے نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ذلیل ورسوا ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔ [توبۃ:۲۹]

اللہ کا فرمان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡيَهُوۡدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوۡلِيَآءَ ‌ؔ‌ۘ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ؕ وَ مَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ.

اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے دوستی کرے گا۔ وہ بے شک انہی میں سے ہے۔ [المائدۃ:۵۱]

اس طرح کی بے شمار آیات ہیں لہٰذا اس وجہ سے مسلمانوں اور کافروں کے مابین دوستی ومحبت کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے نیز مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے کبھی وارث نہیں ہو سکتے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ کے ربّ ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ورسول ہونے پر ایمان رکھے اور دین اللہ کو دین سمجھے اور یہود ونصاریٰ کفار سے عداوت ودشمنی، بغض ونفرت رکھے کیونکہ یہود ونصاریٰ کفار وغیرہ اللہ سے محبت ومودّت، دوستی و پیار نہیں کرتے اور جب تک یہ صرف اکیلے اللہ کے ربّ ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ورسول ہونے پر ایمان نہیں لے آتے اس وقت تک ان سے دشمنی وعداوت رکھنا چاہیئے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ عقیدۂ اسلام کو دل میں جما لے۔ اور جو یہود ونصاریٰ اور ان کے علاوہ کافر قومیں ہیں وہ اسلام میں داخل نہ ہوں تو بلاشبہ وہ ملتِ کفر ہے۔ وہ ہمارے دشمن ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ بلکہ یہ خود جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ اللہ کا فرمان ہے:

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا ۨالَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَ يُمِيۡتُ‌ص فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهِ النَّبِىِّ الۡاُمِّىِّ الَّذِىۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ.

آپ (ﷺ) کہدیں کے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی اُمی پر۔ جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں۔ تم ان کی اتباع کرو۔ تاکہ راہِ راست پر آجاؤ۔ [الاعراف:۱۵۸]

صحیح مسلم میں نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

"والذی نفسی بیده لایسمع بی احدمن هذه الأمة یهودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی اُرسلت به الا كان من اهل النار"

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جو بھی اس امت یہود ونصاریٰ میں سے میرے متعلق سنتا ہے اور میری رسالت پر ایمان نہیں لاتا اور وہ مر جاتا ہے۔ تو وہ جہنم میں جائے گا۔

لہٰذا جو کوئی یہود ونصاریٰ کو کافر نہیں سمجھتا۔ وہ خود کافر ہے۔ کیونکہ یہ شریعت کا اصول ہے جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کے بارے میں فرمایا:

اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّكُمۡ.

باز آجاؤ تمہارے لئے یہ بہتر ہے۔ [النساء:۱۷۱]

اہلِ زمین میں سے کسی کے لئے حلال وجائز نہیں کہ وہ شریعتوں میں سے کسی ایک شریعت پر قائم ودائم رہے (یہودیت ونصرانیت) ان شریعتوں میں داخل ہونا تو

دور کی بات ہے جبکہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ ان منسوخ شریعتوں کے مطابق عمل کرے۔اور خود کو مسلم بھی کہے۔ یا یہ کہے کہ میں ملتِ ابراہیمی پر ہوں۔ یہود ونصاریٰ اپنے آپ کو مسلم یا ملتِ ابراہیمی والے نہیں کہہ سکتے۔اسباب درج ذیل ہیں:

① اس لئے کہ شریعتِ یہود اور شریعتِ نصاریٰ میں جو حصہ تھوڑا بہت صحیح ہے اور تحریف سے محفوظ ہے۔وہ بھی منسوخ ہے۔شریعتِ اسلامی آجانے کے بعد کوئی بھی فرد وبشر منسوخ شریعت کے مطابق اللہ کی عبادت بھی کرے گا۔تو وہ قبول نہ ہوگی۔

② ان کی شریعت میں تحریف وتبدیلی موجود ہے۔اس لئے ان کی طرف اپنی نسبت کرنا حرام ہے۔چہ جائیکہ ان کی اتباع کی جائے۔کیونکہ یہ دین، دینِ موسیٰ وعیسیٰ ہرگز نہیں ہے۔

③ اس لئے کہ شریعتِ محمدی ﷺ کے آجانے سے پہلے ہر بندہ مامور تھا شریعتِ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر۔اور دینِ اسلام پہلے تمام ادیان وشریعتوں کو منسوخ کرنے والا دین ہے۔اور ایک اللہ کی عبادت وتوحید کا درس دینے والا ہے۔جو بندہ اس طرح عبادت کرتا ہے۔وہ ملتِ ابراہیم پر ہے۔اور جو کوئی تمام انبیاء ورسولوں پر ایمان نہیں لاتا اور صرف محمد ﷺ کی اتباع کرتا ہے اور ایمان بھی لاتا ہے تو وہ نہ ملتِ ابراہیم پر ہے۔نہ ہی حنیف ومسلم ہے۔بلکہ وہ کافر ہے اور اختلاف وضلالت کا شکار ہے۔اللہ کا فرمان ہے:

وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ، فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

یہ کہتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ بن جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔تم کہو بلکہ صحیح راہ پر ملتِ ابراہیمی والے ہیں۔اور ابراہیم خالص اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔اور مشرک نہ تھے اور مسلمانو تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم، اسماعیل، اسحاق یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی طرف سے موسیٰ وعیسیٰ (علیہما السلام) اور دوسرے انبیاء دیئے گئے اور ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ہم اللہ کے فرمان بردار ہیں۔اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں گے تو ہدایت پائیں گے اور اگر منہ موڑ لیں تو وہ صریح اختلاف میں ہیں اللہ تعالیٰ عنقریب ان سے آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔

[البقرۃ ۱۳۵-۱۳۷]

ہر نظریہ باطل وفاسد ہوگیا کہ دینِ اسلام کو دیگر باطل ادیان کے ساتھ مخلوط کیا جائے۔اس لئے کہ باقی تو اب صرف اسلام ہے۔اور ایک قرآن اور ایک نبی محمد ﷺ ہیں۔کیونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہیں اب ان کی اتباع واقتداء کسی کے لئے بھی جائز وحلال نہیں ہے۔

توراۃ وانجیل کی طباعت ونشر واشاعت کرنا یا کروانا اور توراۃ وانجیل کو اور قرآن مجید کو ایک ساتھ اکٹھا کرنا کسی مسلمان کے لئے زیب نہیں دیتا۔یہ نظریہ گمراہی وکفر والا ہے کیونکہ قرآن مجید مجموعۂ حق ہے اور توراۃ وانجیل بطلان وتحریف شدہ ہیں۔اس میں اگرچہ کچھ حق بھی ہے تو وہ منسوخ شمار ہوگا۔کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں کی بات مان کر، مسجد، گرجا، معبد خانہ بنانے کو تسلیم وحمایت کرے۔اور گویا یہ اعتراف ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی بھی عبادت کی جاسکے۔اور دینِ اسلام غالب نہ ہوسکے۔کہ اہل زمین ادیان ثلاثہ میں جس پر بھی ہوں وہ دیندار ہیں (یہ نظریہ صرف مشرقی ممالک میں پروان چڑھا) اور یہ ادیان سب برابر ویکساں ہیں۔اور اسلام پہلی تمام شریعتوں کا ناسخ نہیں اور عام مسلمانوں پر کفر وضلالت کی یہ باتیں اور بالخصوص جن کو اللہ نے مال ودولت اور علم سے نوازا ہے۔مخفی وپوشیدہ نہیں ہونی چاہئیں۔اس فتنے سے ایک دوسرے کو بچانا چاہئے۔کیونکہ یہ کافروں یہودیوں اور عیسائیوں کی تباہ کن چالیں وسازشیں ہیں۔کہ مسلمانوں میں گمراہی وضلالت پھیلا دی جائے لیکن زمین پر اللہ کے گھر مساجد ہدایت کے سرچشمے ہیں۔

اللہ کا فرمان ہے:

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ قف وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ.

آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ میرے ربّ نے حکم دیا ہے انصاف کا اور یہ کہ ہر سجدہ کے وقت تم اپنا رخ سیدھا رکھو۔ اور خالص اللہ کی عبادت اس انداز سے کرو۔ کہ وہ صرف اللہ ہی کے لئے خالص ہو۔ [الاعراف:۲۹]

یہ مساجد اسلامی شعائر میں سے ہیں ان کی حرمت وعظمت کا خیال کرنا ضروری وواجب ہے۔ اور ان کی تعظیم وخیال یہ ہے مسجد کے قرب وجوار میں کوئی گرجا گھر یا معبد خانہ تعمیر نہ کرنے دیں۔ اور نہ اسلامی ممالک وشہروں میں ان کے بنانے کی اجازت دیجائے۔ اور اگر مسجد ان گمراہوں کی خواہش کے مطابق بن گئی تو مسلمانوں کے لئے نقصان کا سبب ہوگی اور واجب ہے مسلمانوں پر اگر مساجد و گرجا گھر اور معبد خانے باہمی مصنوعی اتحاد کے لئے تعمیر ہوچکی ہوں تو ان سب کو گرادیا جائے ۔کیونکہ یہ لوگ کافر، گمراہ، منافق اور دین کے دشمن ہیں۔ نبی علیہ السلام کے دور میں جب منافقوں نے مسجد ضرار بنائی۔ اس کا مقصد مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر نقصان پہنچانا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس مسجد کو گرا کر برابر کردو۔ اور وہ مسجد گرادی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں۔ جو قیامت تک پڑھی جائیں گی جو کفار ومنافقین کی سازشوں اور فتنوں کے پردے چاک کرتی رہیں گی۔ اللہ فرمان ہے:

وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِیْقًۢا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰی ؕ وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ، لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ؕ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ، اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ، لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ.

اور بعض ایسے ہیں ان اغراض کے لئے مسجد بنائی ہے ایمانداروں کو ضرر پہنچائیں اور کفر کی باتیں کریں۔ اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں ۔ اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس سے پہلے اللہ اور رسول کا مخالف ہے اور قسمیں کھاجائیں گے۔ کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کوئی نیت نہیں اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں آپ (ﷺ) اس میں (ایسی مسجد میں) کبھی کھڑے نہ ہوں۔ جس مسجد کی بنیاد اوّل دن سے تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔ وہ اِس لائق ہے۔ کہ آپ (ﷺ) اس میں کھڑے ہوں اس میں ایسے آدمی ہیں جو خود پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔ پھر بتلاؤ کہ ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے پر اور اللہ کی خوشنودی پر رکھی ہو۔ یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی کے کنارے پر جو کہ گرنے کو ہو رہی ہو۔ پھر وہ اس کو لے کر آتشِ دوزخ میں گر پڑے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو سمجھ ہی نہیں دیتا ان کی عمارت جو انہوں نے بنائی ہے۔ ہمیشہ ان کے دلوں پر شک کی بنیاد پر (کانٹا بن کر) کھٹکتی رہے گی۔ ہاں مگر ان کے دل ہی پاش پاش ہوجائیں تو خیر ورنہ اللہ تعالیٰ تو بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے۔

[التوبۃ:۱۰۷-۱۱۰]

صاحب کتاب کہتے ہیں پھر میں نے باطنی فرقوں کا مطالعہ کیا۔ جو کہ انگریز، یہودی اور روسی استعمار نے ان فرقوں کی بنیاد ڈالی اور یہ اپنے آپ کو (مسلمان) اور اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ یہ ان کا ظلم وزیادتی، دشمنی وبغض ہے۔ جو کہ اسلام کو نقصان پہنچانے کی اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش ہے۔

① فرقہ البابیہ: اس کی نسبت مرزا علی محمد الشیرازی اس کا لقب تھا باب المہدی اور اس کی پیدائش ۱۲۳۵ ہجری میں اور وفات ۱۲۶۵ ہجری میں ہوئی۔

② فرقہ البہائیہ: کی نسبت ہے بہاء حسین بن میرزا کی طرف پیدائش ۱۲۳۳ ہجری میں ایران میں ہوئی۔ اور مردار ہوا ۱۳۰۹ ہجری میں۔

③ فرقہ القادیانیہ: اس کی نسبت ہے غلام احمد قادیانی کی طرف یہ مردار ہوا ۱۳۲۵ ہجری میں۔

ان فرقوں کا حکم:

۞ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ سب کافر ومرتد ہیں اور حکومتوں نے بھی کافر مرتد ہونے کا شرعی فیصلہ صادر فرمایا۔ اور ان فرقوں کا یہ نظریہ دعوت ہے نظریۂ

مخلوط (یعنی تمام ادیان کوایک کر دیا جائے۔حق اور باطل کا ملاپ کر دیا جائے اور سچ اور جھوٹ کو بھی ایک کر دیا جائے)اس میں فرقہ بہائیہ کے بانی ملعون کا بیان ہے:
''یعنی مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہر قسم کے تعصّبات کو چھوڑ دیں اور گرجا گھر ،معبد خانے میں ایک دوسرے کے ساتھ زیارتوں اور حاضریوں کا تبادلہ کریں۔کیونکہ ان جگہوں میں شرکت کرنے میں کوئی حرج وگناہ نہیں اور خاص کر مسلمانوں پر واجب وحق ہے کہ وہ بھی گرجا گھروں ،معبد خانوں میں یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ حاضر ہوا کریں۔اور اسی طرح یہود ونصاریٰ بھی اسلامی مساجد میں حاضری دیا کریں اور زیارت کریں۔الخ''

[کتاب اھمیۃ الجہاد فی الاسلام للشیخ علی العلیانی ص ۵۰۹-۵۸۰]

دیکھا آپ نے منافقین کا کردار کتنا بھیانک وخوفناک ہے جو کہ اسلام اور مسلمانوں پر واجب ہے۔کہ وہ بیدار ہو جائیں۔اور ان کی سازشوں کو بے نقاب کریں۔اور لوگوں کو ان کے منافقانہ طرزِ عمل سے باخبر کریں۔

۞ اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس راستہ سے بچ جائیں۔جس کی بنیاد دین دشمنی پر اور کفر وارتداد پر رکھی گئی ہے۔اور بڑی بڑی شخصیات کو بلادِ اسلامی میں مدعو کرنا تا کہ مالی فوائد حاصل ہوں ان طُرق سے بچنا بھی ضروری ہے۔

۞ اور یہ ہر مسلمان کو جان لینا چاہیئے کہ مسلمانوں اور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے درمیان اور دوسری کافر قوموں کے ساتھ دوستی کو پروان چڑھانے کا کوئی جواز وراستہ نہیں ہے۔لیکن ملاقات کی حد تک راستہ باقی ہے۔یہ عمل بھی اسلامی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیئے۔اللہ کا فرمان ہے:

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ.

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسی انصاف والی بات کی طرف آجاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے۔کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں۔نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں نہ ہی اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو ربّ بنالیں۔پس اگر وہ منہ پھیر لیں۔تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو مسلم ہیں۔ [آل عمران:۶۴]

اور یہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہے۔اور شرک کو ترک کرنا اور تشریعی احکام میں حضرت محمد ﷺ کی اتباع واطاعت کرنا۔جن کی بشارت توراۃ وانجیل میں دی گئی ہے۔

۞ اور یہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ربّ کے اس فرمان کو اپنا شِعار ودلیل بنائیں۔اور ہر جھگڑے میں جو اسلام اور اہلِ کتاب کے درمیان ہو۔اس شعار کو چھوڑ کر کوئی اور اصول وقاعدہ کو تسلیم نہ کریں ورنہ ایسی کوشش جس کی بنیاد اس دین اور دینی شعار کے خلاف ہو۔وہ باطل ہے اور باطل ہے۔

۞ ان کے اجلاس واجتماعات ناکام ہو چکے ہیں۔جو فی الحقیقت مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے ساتھ یقینی وعدہ ہے۔
اللہ کا فرمان ہے:

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى.

یہ (یہودی،عیسائی،کافر قومیں) تمہیں صرف تنگ کرنے کے سوا اور کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔[آل عمران:۱۱۱]

نبی محترم ﷺ کا فرمان:

لاتزال طائفة من امتي ظاهرة على الحق لايضرهم من خالفهم ولا من خذلهم حتىٰ تقوم الساعة

کہ ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی۔ان کو کوئی مخالفت کرنے والا نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ رسوا کر سکتا ہے۔حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

سألت ربي ان لا يسلط على امتي عدواً من غيرهم فيجتاهم فاعطا فيها.

آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے دعا کی کہ اے میرے اللہ میری امت پر کوئی دشمن مسلط نہ کرنا جو ان کو غلام بنالے۔پس اللہ نے میری دعا قبول فرمالی۔

اور اللہ کی قسم مسلمانوں کے دو موقف ہونا ضروری ہیں:

- جہادی علم بلند کرنا۔ اور ایسی قوت وطاقت تیار کرنا کہ دشمن کا مقابلہ ڈٹ کر کیا جا سکے۔
- اسلام اور مسلمانوں کو ایک صحیح وسلیم طریقے سے (امن وسکون کے لئے) ایک محفوظ ومضبوط قلعہ فراہم کرنا۔
- اے مسلمانوں غلط وگمراہ لوگوں کی طرف نہ دیکھنا۔ اور ان کے دھوکہ وفریب والی دعوت سے بچ جانا۔ یہ سب شیطان کے ساتھی ہیں۔ اور نہ ان کے بڑے لوگوں کی طرف اور نہ گمراہوں کی لپکنا جو بظاہر اسلام کے حمایتی اور دعویدار ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مفتی کہتے ہیں لیکن وہ فقیہہ نہیں ہیں۔ نہ ان کو دین کی بصیرت وعلم ہے ان کا حال تو ایسا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ.

یقیناً ان میں ایسا گروہ بھی ہے جو قرآن پڑھتے ہوئے اپنی زبان مروڑتا ہے۔ تاکہ اسے کتاب ہی کی عبارت خیال کرو۔ حالانکہ دراصل وہ کتاب میں سے نہیں ہے وہ دانستہ طور پر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ [آل عمران:۷۸]

اختتام:

اے میرے مالک میں نے تیرے لطف وکرم سے اور اپنی بے بضاعتی کی بنا پر بیان ونصیحت کی بقدرِ استطاعت کوشش کی۔ میں یقیناً اللہ کو اپنا ربّ، اسلام کو سچا دین اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ کا برگزیدہ رسول مانتے ہوئے اور حق بات کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا ہے اے مالک الملک تو گواہ رہنا کہ میں نے دین حق کا بول بالا کرنے کے حتیٰ االامکان کوشش کی ہے۔ اس حقیر سی کوشش کو شرف قبول سے نوازتے ہوئے مجھے دنیا وآخرت کی کامیابی سے ہمکنار کر دے اور اے میرے پروردگار جو بدنصیب مسلمان گمراہی وضلالت کے راستے پر چل پڑے ہیں تو ان کو اس تباہی وبربادی سے بچالے۔ ان کو سلامتی وہدایت کی دولت سے مالا مال کر دے اور جملہ اہلِ اسلام کو حقیقت وصداقت سے باخبر کر دے۔ وہ دینِ اسلام کے سائے میں زندگی کے انمول لمحات گزارتے ہوئے تیر عذاب سے بچ جائیں۔ اور جنت کے ابدی انعامات کو اپنا نصیبہ بنالیں۔ بے شک تو ہی کارساز ہے۔ تو ہی ہر چیز پر مکمل قبضہ وقدرت رکھتا ہے۔ اور تیرا ہی حکم ہر شے پر حاوی ہے۔ آمین یارب العالمین!

تحریر بکر بن عبداللہ ابوزید ۸-۵-۱۴۱۷ ہجری

الإبطال لنظريات الخلط بين دين الإسلام وغيره من الأديان

(باللغة الأردية)

تأليف

فضيلة الدكتور/ بكربن عبد الله أبوزيد رحمه الله

ترجمة

فضيلة الشيخ/ارشاد الحق الأثري حفظه الله

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المدني

الناشر

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالربوة
الرياض- المملكة العربية السعودية

islamhouse.com